عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵
۱۷ تا ۲۳ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۵ اپریل تا یکم مئی ۹۷
شمارہ نمبر ۴۸

عالم اسلام کے خلاف صیہونی سازشیں

ایک قادیانی کے جواب میں

آزادئ نسواں

اسلام کے خلاف ایک سازش

ملعون یوسف علی

حکومت کے لئے لمحہ فکریہ

چور پکڑا گیا

مرزا قادیانی کی طرح ایک اور جھوٹا مدعی نبوت

قیمت: ۵ روپے

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

س...... قربانی کے بارے میں علماء سے تقریروں میں سنا ہے کہ سنت ابراہیمی ہے' ایک مولوی صاحب' نے دوران تقریر فرمایا کہ سنت نبویؐ ہے لہٰذا اس سنت پر حتی الوسع عمل کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ گوشت کھانے کا ارادہ' ایک آدمی مجمع سے اٹھا اور اس نے کہا مولوی صاحب سنت ابراہیمی ہے' ہمارے نبی اکرمؐ کی سنت نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا واقعی سنت ابراہیمی ہے۔ مگر ہم کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر قربانی کرنی چاہئے۔ آدمی نے کہا آپ مسئلہ غلط بتا رہے ہیں۔ آدھ گھنٹہ کی بحث کے باوجود وہ شخص قائل نہیں ہوا۔ براہ کرم اس مسئلہ پر روشنی ڈال کر ہمیں اندھیرے سے نکالیں۔

ج...... لغو بحث تھی' قربانی ابراہیم علیہ السلام کی سنت تو ہے ہی جب ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل فرمایا' اور اس کا حکم دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی ہوئی۔ دونوں میں کوئی تعارض یا تضاد تو ہے نہیں۔

س : جناب محترم مفتی صاحب

گزارش ہے کہ زید بکر کا شاگرد ہے۔ زید بکر سے قرآن پڑھتا تھا اور اپنی مرضی کے مطابق پڑھنے پر مصر تھا' جبکہ بکر تجوید کے مطابق قرآن درست پڑھانے پر زور دے رہا تھا' کیونکہ زید سنگین غلطیاں کرتا تھا اور بہت زیادہ رکتا تھا۔ ایک بار زید نے اس وقت' جبکہ وہ سبق سنا رہا تھا زیادہ رکنے پر یہ الفاظ ادا کئے "مجھے آج شک ہو رہا ہے کہ یہ قرآن اصلی نہیں' بلکہ قادیانیوں کا معلوم ہوتا ہے"۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ آیا زید مسلمان رہا یا نہیں؟ اور کیا تجدید نکاح کی ضرورت ہے؟

ج : یہ کلمہ کفر ہے۔ اگر زید کو اپنی غلطی کا احساس ہو تو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرے' اور اگر اس کو احساس نہیں تو جہنم میں جائے۔ اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھا جائے۔ واللہ اعلم

بیت اللہ شریف پر پہلی نظر

س.... پہلی نظر کعبہ شریف پر پڑتے ہی جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے پلک جھپکنے پر پہلی نظر ختم ہو جاتی ہے پہلی نظر سے کیا مراد ہے۔ (ب) یہ موقع زندگی میں صرف ایک بار آتا ہے یا بار بار مثلاً" دوبارہ حج کو گیا یا منیٰ سے طواف زیارت کو آیا تب نظر پڑی یا پانچ وقت نماز کو حرم شریف میں داخل ہوا پہلی نظر پڑی وضاحت فرمائیے نوازش ہوگی۔

ج.... پہلی نظر سے پہلی مرتبہ بیت اللہ شریف کو دیکھنا مراد ہے۔ (ب) اس کی تفصیل معلوم نہیں لیکن اگر عموم مراد لیا جائے یعنی جب بھی حرم شریف میں آئے اور بیت اللہ پر نظر پڑے تو دعا کرے' یہ عموم بھی حق تعالیٰ شانہ کی رحمت سے کچھ بعید نہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد ۱۵ شمارہ ۴۸

۱۷ تا ۲۳ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۲۵ اپریل تا یکم مئی ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت

○ مولانا عزیز الرحمن جالندھری
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر   مولانا نذیر احمد تونسوی
○ مولانا منظور احمد حسینی   ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

زرِ تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے   ششماہی: ۱۳۵ روپے   سہ ماہی: (۷۵) روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۱۴۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ
اور ایشیائی ممالک ۱۴۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک، پرانی نمائش نمبر ۹-۷ ۴۸ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون 583486-514122 فیکس 542277

اس شمارے میں

☐ ملعون یوسف علی ۔۔۔ حکومت کے لئے لمحہ فکریہ ۴
☐ ایک قادیانی کے جواب میں ۶
☐ آزادیٔ نسواں اسلام کے کے خلاف ایک سازش ۸
☐ کیا پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے ۱۱
☐ مرزا قادیانی کی طرح ایک اور جھوٹا مدعی نبوت ۱۲
☐ چور پکڑا گیا ۱۵
☐ عالم اسلام کے خلاف صیہونی سازشیں ۱۹
☐ تناقضات مرزا ۲۱
☐ اخبار ختم نبوت ۲۴

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U.K.
PHONE: 071-737-8199

ناشر: عبدالرحمن باوا   طابع: سید شاہد حسن   مطبع: القادر پرنٹنگ پریس   مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

ملعون یوسف علی ـــ حکومت کے لئے لمحہ فکریہ

گزشتہ ایک ماہ سے تقریباً" روزانہ کسی نہ کسی حوالہ سے یہ بات موضوع بحث ہے کہ لاہور کے ابوالحسنین محمد یوسف علی نے دعویٰ نبوت کردیا ہے۔ یوسف علی اس سے قبل ایک مقامی روزنامہ میں کالم نویس رہا ہے۔ اور ۱۹۷۰ء سے قبل پاکستان آرمی میں ملازم تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اس جانشین نے مرزا غلام احمد قادیانی سے کسی طور پر کم مقام نبوت کی توہین نہیں کی۔ مسیلمہ کذاب سے شروع ہو کر دجال اکبر پر ختم ہونے والے سلسلہ دجالی کا یہ نامور فرزند کسی طرح اپنے روحانی باپ مرزائے قادیان سے دجل و فریب میں کم نہیں۔ بلکہ اگر کہا جائے کہ گرو سے اس کا چیلہ زیادہ ہوشیار ہے تو غلط نہ ہوگا' مسیلمہ لاہور یوسف علی اپنے اسلاف اور اخلاق کی قدروں کا جامع ہے۔ مسیلمہ کذاب کی مکاری و عیاری' مرزا غلام احمد قادیانی کی خباثت و خباثت اور دجال اعور کی فتنہ سامانی کا یہ مرقع تاحال تلبیس ابلیس کے پردوں میں چھپنے کی کوشش کررہا ہے۔

دعویٰ نبوت کو اس طرح پیش کیا ہے کہ قانون کی گرفت سے بچ جائے "انسان کامل" نامی کتاب میں اور اپنی ذاتی ڈائری میں سب کچھ درج کرنے کے باوجود اپنے آپ کو چھپانے کی ناکام کوشش کررہا ہے' اس ملعون نے اب تک جو دعوے کئے ہیں ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے :

"محمدؐ کی پہلی شکل آدم اور موجودہ شکل میں ہوں۔" (روزنامہ "امت" ۱۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

"مجھے ۹۹ شادیوں کا حکم ہے' میری بیویوں کی عمر ۱۶ سے ۲۵ سال کے درمیان ہوگی۔" (روزنامہ "امت" ۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء)

"حضورؐ ۹۲ مرتبہ دنیا میں تشریف لاچکے ہیں۔ امام موسیٰ کاظم' غوث اعظم اور بابا گنج شکر تمام بزرگ دراصل محمد تھے۔"

(روزنامہ "امت" ۱۹ مارچ ۱۹۹۷ء)

"میں محمد ہوں کسی کو شک ہے تو مقابلہ کرلے۔" (روزنامہ "امت" ۱۷ مارچ ۱۹۹۷ء)

"میری پشت پر مہر نبوت موجود ہے' جو شوہر میری خاطر اپنی بیویوں کو چھوڑ دیں گے انہیں نبی کا دیدار ہوگا' رسالت عطا ہونے پر مجھے انگوٹھی ملی۔" (روزنامہ "امت" ۲۰ مارچ ۱۹۹۷ء)

"فرعون جنت میں جائے گا۔" (روزنامہ "امت" ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

"ہم پر جدید دنیا کے تمام مزے حلال کردیئے گئے۔" (روزنامہ "امت" کراچی ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

یہ چند ایک بکواسات ہیں جو مختلف اخبارات میں شائع ہوئی ہیں جبکہ روزنامہ "خبریں" ۲۴ مارچ کی اشاعت میں اس کی مزید ہفوات شائع ہوئی ہیں کہ نعوذ باللہ مدینہ میں صرف سبز گنبد ہے حضورؐ سے ملنا ہے (میرے پاس رک جاؤ......... ناقل)۔

ملتان روڈ لاہور میں اس شخص نے بیت الرضاء کے سجادہ نشین یوسف رضا کو ابوبکر صدیق' اس کے مکان کا نام جنت طیبہ رکھا

ہے۔ اس پر دو بڑے ڈش انٹینا نصب ہیں۔ مریدوں نے کئی قیمتی گاڑیاں دے رکھی ہیں۔ مرد اور عورتیں ایک صف میں کھڑے ہو کر "نماز" ادا کرتے ہیں۔ لاہور' کراچی' اسلام آباد اور پشاور میں اپنے خلفائے راشدین مقرر کر رکھے ہیں مریدوں کو بتلاتا ہے کہ رات دو بجے میرے کمرے میں جبرئیل امین آئے اور میری طبعی موت ہو گئی جب ہوش آیا تو محمد کا نفس آچکا تھا' اور ہم سراپا نور بن گئے' جس کی لڑکی کو پسند کرتا ہے اسے کہتا ہے تمہارے جسم میں قرآن اتر آیا۔ نعوذباللہ اللہ تعالیٰ طبعی جسم رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(روزنامہ "خبریں" ۲۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

ہمیں احساس ہے کہ کوئی مسلمان ان گستاخیوں کو پڑھنا تو درکنار سننا بھی گوارہ نہیں کر سکتا مگر ان حقائق کو سامنے لائے بغیر اس جھوٹے مدعی نبوت کے عزائم بے نقاب نہیں ہو سکتے اس لئے اپنے آپ پر جبر کر کے اس کی ہفوات کے چند اقتباسات پیش کئے ہیں تاکہ قارئین "ختم نبوت" کو اس سلسلہ میں صحیح معلومات مہیا ہو سکیں۔

پاکستان جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا' جہاں لاکھوں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا' ہزاروں عصمتیں لٹیں' لاکھوں بچے یتیم اور بے سہارا ہوئے۔ وہاں یہ ڈرامہ رچایا جا رہا ہے' اور مسلمانوں کے جذبات مشتعل کئے جا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس سے کھیلا جا رہا ہے' تاجدار ختم نبوت کی ردائے ختم نبوت کو کھینچ کر یہود و ہنود کے سروں پر سجانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہاں ہیں مسلمان؟ آخر اہل اسلام کی غیرت کو کیا ہوا؟ عاشقان رسول کیوں خاموش ہیں؟ مولانا سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید' حضرت گنگوہی اور قاسم نانوتوی رحمہم اللہ کے وارث کہاں ہیں؟ راجپال کے جانشینوں کو سبق کون سکھلائے گا؟ حاجی مانک اور غازی علم الدین شہید کا سبق کیوں بھول گیا؟

جناب صدر اور وزیر اعظم صاحب کو چاہئے کہ ملک و ملت اور ان کی خیر اس میں ہے کہ فوراً "اس فتنہ کی سرکوبی کریں اور ایسے بدباطن پر مرتد کی سزا جاری کر کے واصل جہنم کریں تاکہ آئندہ کوئی دوسرا اس قسم کی جرات و بے باکی کا مظاہرہ نہ کر سکے۔

درحقیقت ایسے لوگوں کے پیچھے اسلام دشمن قوتیں ہیں جو ان کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمان و عمل کا امتحان لینا چاہتی ہیں اور دیکھنا چاہتی ہیں کہ ان کا اسلام اور پیغمبر اسلام سے کس قدر محبت و عقیدت کا رشتہ ہے۔

حقیقت میں یہ ایک ناپاک جسارت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین کی بدترین شکل ہے جو یوسف علی کے نام سے وجود میں لائی گئی' حیرت اس پر ہے کہ یہ سارا کچھ ایک ایسے ملک میں ہو رہا ہے جس کا وجود اسلام اور پیغمبر اسلام کے نام کا مرہون منت ہے۔

اس سے قبل سلامت مسیح اور رحمت مسیح جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی تھی وی آئی پی بنا کر بیرون ملک بھیجا گیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خیالی تصویر کی بات آئی تو حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی' کہیں کپڑوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو نہایت ناپسندیدہ جگہوں' بیڈ شیٹ اور پھندوں کی رومالیوں پر ڈیزائن کیا جاتا ہے اور کہیں جوتوں کے تلووں پر' مگر ہماری انتظامیہ اور حکومت کو ذرا احساس تک نہیں کہ ان ناپاک جسارتوں کی روک تھام ہونی چاہئے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہود و ہنود اور قادیانی گٹھ جوڑ اس سازش کا مرتکب ہے۔

حکومت کو چاہئے کہ قانون توہین رسالت کو فعال بنا کر فوری اقدامات کرے ایسے موذیوں کو قرار واقعی سزا دے کر آئندہ ایسے لوگوں کا راستہ روکے۔

اس کے ساتھ حضرات علماء کرام اور عوام کو بھی اس نہج پر سوچنا چاہئے کہ اس سلسلہ میں ان کے کیا فرائض اور ذمہ داریاں ہیں اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو جو خدمت سپرد کی جائے گی وہ اس کی بجا آوری کو اپنی سعادت سمجھے گی۔ بحمد للہ عالمی مجلس اپنے طور پر ملک بھر میں یوسف علی ملعون کے خلاف توہین رسالت ۲۹۵۔ اے' ۲۹۵۔ بی اور ۲۹۵۔ سی کے تحت مقدمات قائم کر چکی ہے۔ اور اس کی گرفتاری میں اپنی بھرپور صلاحیت کو استعمال کر رہی ہے۔

وصلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

ایک قادیانی کے جواب میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم و مکرم مدیر روزنامہ "جنگ" لندن

السلام علیکم

عنایت ہوگی اگر آپ یہ استفسار علمائے کرام تک اپنے موقر جریدے کے ذریعہ سے پہنچادیں تاکہ وہ میری تشفی کرسکیں میں کل سے بہت پریشان ہوں کہ ایک عرصہ سے ان علمائے کرام کے کئے گئے قرآن کریم کے مطالب سے اندھیرے میں رہتے ہوئے ایک عجیب عقیدے پر ڈٹے ہوئے ہیں اور غور و فکر کی تکلیف نہیں کرتے۔

آج اتفاقاً" میں نے اپنے ٹی وی پر .M.T.A ایم ٹی اے (مسلم ٹیلیویژن احمدیہ) کا پروگرام دیکھا جس میں الجیریا سے کسی صاحب نے ایک سوال کیا تھا جس کا جواب مرزا طاہر احمد نے نہایت تسلی بخش اور تفصیل سے دیا تھا۔ سوال یہ تھا کہ سورۃ مریم میں یہ جو آیت ہے

واذکر فی الکتب ادریس انہ کان صدیقا" نبیا○ و رفعنہ مکانا" علیا○ (۵۷)"۔

یعنی قرآن کی رو سے ادریس کا بھی ذکر کر یقیناً" وہ صدیق نبی تھا اور ہم نے اسے نہایت اعلیٰ مقام پر پہنچایا۔

میرا سوال علمائے کرام سے یہ ہے کہ وہ اس ضمن میں میری رہنمائی فرمائیں اور وضاحت کریں کہ یہی لفظ رفع والا حضرت عیسیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یا تو حضرت ادریس بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں یا پھر حضرت عیسیٰ بھی بقول قادیانی حضرات کے وفات پاچکے ہیں۔ میں قرآن کریم کا لفظی ترجمہ جانتی ہوں اور اس وقت سے بڑی الجھن میں ہوں کہ آج تک میں حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر کیسے سمجھتی رہی۔ برائے کرم اس سلسلہ میں میری رہنمائی فرمائیں' میں بہت پریشان ہوں۔

خاکسارہ ا۔ن۔خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ' اما بعد :

محترمہ ہمشیرہ صاحبہ ! بعد از سلام مسنون

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

گزارش ہے کہ آپ کا خط روزنامہ "جنگ لندن" کی وساطت سے موصول ہوا۔ بہت مسرت ہوئی کہ ہماری خواتین بھی دین کا ذوق رکھتی ہیں اور اگر کسی مسئلہ میں الجھن پیدا ہو تو علمائے کرام سے اس کی تشفی چاہتی ہیں۔ اس ضمن میں چند گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں' غور سے سنیں۔

۱۔ ہر شخص اکیلا پیدا ہوا ہے اور اس کو تنہا جانا ہے' اور ہر شخص کو اپنے عقائد اور اعمال کا خود حساب دینا پڑے گا۔ اگر عقیدہ صحیح ہو تو نجات کی امید ہے' اور اگر عقیدہ صحیح نہ ہو تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راندہ درگاہ الٰہی ہوگا۔

۲۔ صحیح عقائد وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے' صحابہؓ و تابعینؒ سے اور ائمہ دینؒ و مجددینؒ سے نقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچے ہوں۔

۳۔ اس ناکارہ نے ایک رسالہ میں حیات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقیدہ پر اکابر امتؒ کی تصریحات جمع کی ہیں' اور یہ رسالہ میری کتاب "تحفہ قادیانیت" جلد سوم میں شامل ہے' اس میں تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم' صحابہؓ و تابعینؒ اور تمام اکابر امتؒ کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ اٹھائے گئے ہیں اور آخری زمانے میں نازل ہوں گے' اور دجال لعین کو قتل کریں گے۔ یہی عقیدہ پہلے انبیا کرام علیہم السلام کا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

الانبیا اخوۃ لعلات امھاتھم شتی و دینھم واحد وانا اولی الناس بعیسی بن مریم' لانہ لم یکن بینی وبینہ نبی' وانہ نازل' فاذا رایتموہ فاعرفوہ رجل مربوع' الی الحمرۃ والبیاض' علیہ ثوبان ممصران' راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل' فیدق الصلیب' ویقتل الخنزیر' ویضع الجزیۃ' ویدعوا الناس الی الاسلام' فتھلک فی زمانھا الملل کلھا الا الاسلام' وترتع الاسود مع الابل' والنمار مع البقر' والذئاب مع الغنم' وتلعب الصبیان بالحیات فلا تضرھم' فیمکث اربعین سنۃ ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون۔ (ابوداؤد ص ۲۳۸ ج ۲' مسند احمد ص ۴۳۷ ج ۲' فتح الباری ص ۴۹۳ ج ۶' حقیقۃ النبوۃ ص ۱۹۲ از مرزا محمود)

ترجمہ : "یعنی انبیا علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں' ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے' اور میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے

زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں' کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں' اور وہ نازل ہونے والا ہے' پس جب اسے دیکھو تو اسے پہچان لو' کہ وہ درمیانہ قامت' سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ' زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے' اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو گا گو سر پر پانی نہ ہی ڈالا ہو' اور وہ صلیب کو توڑے گا' اور خنزیر کو قتل کرے گا' اور جزیہ ترک کردے گا' اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا' اس کے زمانے میں سب مذاہب ہلاک ہوجائیں گے اور صرف اسلام رہ جائے گا' اور شیر اونٹوں کے ساتھ' اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ' اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے' اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے۔ عیسیٰ بن مریم چالیس سال رہیں گے اور پھر فوت ہوجائیں گے اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے"۔ (ترجمہ از مرزا محمود صاحب)

یہ حدیث صحیح ہے اور تمام محدثین کی مسلمہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیا کرام کا عقیدہ ایک تھا' عقائد میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔

۴۔ آپ نے صحیح لکھا ہے کہ حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں بھی **"ورفعنہ مکانا علیا"** فرمایا ہے' اور اسی بنا پر بہت سے علمائے امت ان کی حیات کے قائل ہیں' جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے "فتوحات مکیہ" میں اس کی تصریح فرمائی ہے' لیکن عام علما ان کی حیات کے قائل نہیں' جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام اکابر' جیسا کہ پہلے میں لکھ چکا ہوں' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل تھے۔

۵۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں :

"یعنی قرب و عرفان کے بہت بلند مقام اور اونچی جگہ پر پہنچایا' بعض کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کی طرح وہ بھی زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور اب تک زندہ ہیں' بعض کا خیال ہے کہ آسمان پر لے جاکر روح قبض کی گئی' ان کے متعلق بہت سی اسرائیلیات مفسرین نے نقل کی ہیں ابن کثیرؒ نے ان پر تنقید کی ہے۔ واللہ اعلم۔" (فوائد عثمانی بر حاشیہ ترجمہ شیخ الہندؒ)

اس فائدے سے تین باتیں معلوم ہوئیں :

اول : یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے' اور زندہ ہونے' اور قرب قیامت میں ان کے نازل ہونے' اور زمین پر وفات پانے پر تمام اکابر امت' کا اجماع ہے' بخلاف حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام کے کہ ان کے زندہ اٹھائے جانے پر اجماع نہیں۔

دوم : حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا زندہ اٹھایا جانا قرآن میں منصوص ہے' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ذکر فرمایا ہے' اور ان کا دوبارہ واپس آنا بھی قرآن میں منصوص ہے' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھاکر ان کے دوبارہ آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے' اور اوپر بتاچکا ہوں کہ اس پر پوری امت کا اجماع ہے' بخلاف حضرت ادریس علیہ السلام کے کہ ان کے بلند مقام پر فائز ہونے کا قرآن کریم نے ذکر کیا ہے' جس سے بعض اکابر نے رفع آسمانی سمجھا ہے' اور بعض نے رفع مکانی نہیں' بلکہ رفع مرتبت سمجھا ہے' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جمہور صحابہؓ نے ان کے رفع آسمانی کو ذکر نہیں فرمایا۔

سوم : یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے رفع و نزول کے منکر کو کافر قرار دیا گیا ہے' کیونکہ ان کا رفع و نزول اجماعی و قطعی عقیدہ ہے' لیکن حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام کے اٹھائے جانے کا صرف احتمال ہے' اور ان کے نزول کا کوئی تذکرہ نہیں۔

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹیؒ جو امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے ہمعصر ہیں' "حاشیہ خیالی علی شرح عقائد" میں لکھتے ہیں :

"انما اکتفی الشارح بذکر عیسی علیہ السلام لان حیاتہ و نزولہ الی الارض واستقرارہ علیہ قد ثبت باحادیث صحیحۃ بحیث لم یبق فیہ شبھۃ ولم یختلف فیہ احد بخلاف ثلاثۃ"

(مجموعہ حواشی البہیہ ص ۳۴۰ جلد ۳)

ترجمہ : "اور شارح نے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر کرنے پر اس لئے اکتفا فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا (آسمان پر)' اور ان کا زمین پر نازل ہونا' اور ان کا زمین پر قیام کرنا احادیث صحیحہ سے اس قطعیت کے ساتھ ثابت ہے کہ اس پر کوئی ذرا سا شبہ بھی باقی نہیں رہا' اور اس میں کسی ایک نے بھی اختلاف نہیں کیا' بخلاف باقی تین حضرات کے (یعنی حضرت الیاس' ادریس اور خضر علیہم السلام کے' کہ ان کی حیات قطعیت سے ثابت نہیں' اور اس پر اختلاف بھی ہے)۔"

(مجموعہ حواشی البہیہ ص ۳۴۰ جلد ۳)

۶۔ گزشتہ بحث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں نازل ہونا ایسا قطعی اور یقینی عقیدہ ہے کہ گزشتہ صدیوں میں کسی مسلمان کا اس میں اختلاف نہیں ہوا' لیکن حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں یقین نہیں' تاہم اگر ان کے بارے میں کوئی عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ آسمان پر اٹھائے گئے' تو ہم اس کو گمراہ نہیں کہیں گے۔

لیکن مرزا طاہر نے امت اسلامیہ کے بالکل الٹ یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حضرت ادریس علیہ الصلوۃ والسلام چونکہ آسمان پر نہیں گئے' لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام بھی نہیں گئے۔ مرزا طاہر احمد

باقی صفحہ ۱۳ پر

آزادیٔ نسواں اسلام کے خلاف ایک سازش

جناب سید علی کلکتہ......(انڈیا)

آزادی نسواں اسلام کے خلاف ایک سازش:

آزادی نسواں کے نام پر جس قسم کے معاشرتی انقلاب کا خواب دیکھا جارہا ہے اس کی نمایاں تعبیر یہ نکل رہی ہے کہ عورتوں پر تشدد کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہونے لگا ہے۔ ان کی عصمت پر ڈاکہ ڈالنے کے ساتھ ان کی زندگی بھی خطرے میں گھر گئی ہے۔ کچی عمر کی بچیوں کی اجتماعی عصمت دری اور پھر قانون کی پکڑ سے بچنے کے لئے ان کو بے دردی سے قتل کرکے جنگل جھاڑیوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ دہلی کی تازہ خبر یہ ہے کہ ملک کی راجدھانی میں ۱۹۹۵ء کے مقابلہ میں ۱۹۹۶ء میں عورتوں کے ساتھ تشدد کے واقعات میں ۳۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ وہ سرکاری رپورٹ ہے جو پارلیمنٹ میں پیش کی گئی ہے۔ غیر سرکاری اعداد و شمار اس سے کہیں زیادہ ہوں گے۔ مگر آزادی نسواں کے علمبرداروں کا اب بھی اصرار یہی ہے کہ ابھی پوری آزادی عورتوں کو نہیں ملی ہے' پوری آزادی مل جائے گی تو تشدد کے واقعات میں خودبخود کمی آجائے گی۔ یعنی عریانی اور برہنگی کو اور فروغ حاصل ہونا چاہئے' حسن و جمال اور جسموں کی نمائش کی دوڑ اور تیز ہونی چاہئے' مخلوط مجلسوں کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینی چاہئے' ناؤ نوش کا اہتمام اور بڑھانا چاہئے' اور فلموں اور دور درشنوں کے ذریعہ عملی جنسی مناظرہ اور شہوت انگیز اشتہارات کی اچھی طرح تشہیر ہونی چاہئے۔ بھوک مٹ جائے گی تشدد ختم ہو جائے گا۔

عورتوں کی عصمت کے ساتھ تمسخر:

عورتوں کی شخصیت اور مرتبہ کے تعلق سے مادہ پرست دنیا ہمیشہ افرط و تفریط' عدم توازن اور تضاد کا شکار رہی ہے۔ اس نے کبھی اس کو داسی کا درجہ دیا' کبھی دیوی کا۔ کبھی گرایا تو ذلت و رسوائی کی آخری سطح تک جا پہنچایا۔ اس کو ذلت و گناہ کا مجسمہ سمجھا' انسانی مصائب کا موجب قرار دیا' وراثت اور ملکیت کے حقوق سے محروم رکھا اور خرید و فروخت کی جنس بنادیا کبھی اٹھایا تو اس اہتمام کے ساتھ کہ وہ لذت و لطف اور شہوانی تسکین کی شئے بن کر رہ گئی اور شرم و حیاء اور عفت و عصمت جو اس کی شخصیت کا انمول زیور تھا سب چھین گیا۔ تہذیب نو نے اس کو آدی باسیوں سے بھی زیادہ غیر مہذب اور جنگلی بنادیا۔ ادھر ایک عرصہ سے مغربی شاطروں نے آزادی نسواں اور حقوق نسواں کی تحریک چلا رکھی ہے جس کی ہر لہر پر عورت اپنا نسوانی گوہر کھوتی چلی جارہی ہے۔ مغربی معاشرہ کے بکھراؤ کو مشرقی آنکھیں بھی دیکھ رہی ہیں مگر ان کی آنکھیں کھل نہیں رہی ہیں وہ بھی آنکھ اور دماغ بند کرکے ان کی تقلید میں اسی زوال پذیر معاشرہ کی طرف اندھا دھند بڑھتی جارہی ہیں۔

آزادی نسواں کیا ہے؟ آزادی نسواں کا معصوم سا تصور بس یہ ہے کہ عورتوں کو مردوں کے ظلم اور استحصال سے بچایا جائے اور ہر سطح پر مردوں کے شانہ بشانہ لاکھڑا کیا جائے۔ عورتوں کو بھی ویسی ہی سیاسی' معاشی اور سماجی آزادی حاصل ہونی چاہئے جیسی کہ مردوں کو حاصل ہے۔ وہ صرف اخلاقی مرتبہ اور انسانی حقوق میں ہی مساوی نہ ہوں بلکہ تمدنی زندگی میں وہی کام کرے جو مرد کرتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس تصور کے خالق اور محرک بھی خود ظالم مرد ہی ہیں جو مظلوم کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور آزادی نسواں کی تحریک کی سربراہی کررہے ہیں۔ مسئلہ صرف ظالموں کے ظلم سے نجات دلانا' اخلاقی حقوق اور انسانی حقوق میں مساوی درجہ دلانا اور اس کی فطری ترقی کے مواقع فراہم کرنا ہوتا تو یہ عین پسندیدہ بات ہوتی لیکن مقصد "مقید پنچھی" کو صرف آزاد کرانا ہی نہیں اس کو شکاریوں کے حوالہ کرنا بھی ہے۔

عورت کی منفرد شخصیت:

عورت کی اپنی مخصوص پہچان ہے' اس کی اپنی منفرد شخصیت ہے۔ اس کی فطری ترقی کے مستقل درجے ہیں۔ وہ گھر کی قانونی ملکہ ہے۔ بنی نوع انسان کی بقا کا ذریعہ ہے۔ خاندان کی معمار ہے۔ اس کا ایک محبوب رنگ بیوی کا ہے' ایک پر عظمت رنگ ماں کا ہے' ایک راحت جاں رنگ بیٹی کا ہے۔

ان تمام رنگوں کے قوس قزح سے اس کی شخصیت مکمل ہوتی ہے اور اس کی ایک پہچان بنتی ہے۔ یہ سارے رنگ اڑا دیئے جائیں تو عورت' عورت نہیں رہتی' اس کی حیثیت ایک جنسی لاش کی رہ جاتی ہے۔ آج کل آزادی نسواں کے نام پر جو تحریک چل رہی ہے اس کے نتیجہ میں مرحلہ وار عورت کی شخصیت ایک نئے قالب میں ڈھلتی جارہی ہے اور وہ ایک جنس شہوت کے روپ میں ابھر رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آزادی نسواں کی تحریک خوفناک انتقامی اور استحصالی تحریک ہے' فطرت سے بغاوت کی تحریک' ایسی تحریک جس سے عورت' عورت رہ سکے نہ مرد بلکہ ایک مخلوق مخنث بن کر رہ جائے۔

آزادانہ اختلاط ایک فریب:

آزادی نسواں کی تحریک دراصل آزادی نسوانیت اور جنسی دہشت گردی کی تحریک ہے۔ یہ کسی فطری مطالبے کی تحریک نہیں ہے بلکہ ایک منفی تحریک ہے جو فطری نظام معاشرت کے مقابلہ میں مغربی معاشرت کے نام سے اٹھی ہے۔ اس تحریک ...... کے تین بنیادی ستون ہیں۔ (۱) عورتوں اور مردوں کی مساوات (۲) معاشی استقلال اور (۳) آزادانہ اختلاط۔ مساوات کے نام پر یہ مطالبہ کیا جارہاہے کہ اخلاقی اور انسانی حقوق میں ہی نہیں بلکہ معاشی' سیاسی اور اجتماعی زندگی میں بھی عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیئے جائیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ۔ دفتروں' ہوٹلوں' کارخانوں کی ملازمت سے لے کر کشتی' کبڈی' تیراکی' جمناسٹک اور کھیل کود کے میدان تک اور رقص و سرود سے لے کر ماڈلنگ اور بیوٹی کنسٹ تک آزادی کا دائرہ وسیع ہونا چاہئے۔ اگرچہ آزادی کے لئے بھی کچھ پابندیوں کی ضرورت ہوتی ہے لیکن عورتیں چونکہ بہت مظلوم ہیں اس لئے ان کو مطلق آزادی ملنی چاہئے۔ اس آزادی میں برہنگی کی آزادی' شادی بیاہ سے آزادی' تولید وتناسل کی آزادی' لباس و پوشاک کی آزادی' ساری آزادیاں شامل ہیں۔ جسمانی ساخت اور فطری قوت کارکردگی کی بنیاد پر مرد و عورت میں تفریق کرنا درست نہیں ہے۔

گھریلو نظام کی تباہی:

عورت کو معاشی استقلال کے نام پر گھر سے نکال کر بازار میں لابٹھایا گیا تاکہ وہ معاشی اعتبار سے خودکفیل ہوجائے کسی کی دست نگر نہ رہے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ گھر کا نظام درہم برہم ہوگیا۔ "مرد کمائے اور عورت گھر کا انتظام سنبھالے" کا فطری اصول تباہ ہوگیا۔ معاشی مساوات سے خاندانی نظام بھی بگڑ گیا' اب یہ طے ہوا کہ مرد اور عورت دونوں کمائیں اور گھر کا انتظام بازار کے سپرد کردیا جائے۔ یہ معاملہ اور آگے بڑھا تو یہ سوال پیدا ہوا کہ گھر بسانے کی ذمہ داری عورت کیوں قبول کرے' بچے پیدا کرنے اور اس کی تعلیم و تربیت کا جنجھٹ وہ کیوں پالے اور اپنے اوپر دوسری معاشرتی' اخلاقی اور قانونی پابندیاں کیوں عائد کرے؟ ان عائلی بندشوں سے آزادی کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ایک مرد اور عوت کے درمیان صرف شہوانی رشتہ باقی رکھا جائے۔ اس کے بعد یہ مرحلہ بھی آیا کہ آخر عورت ایک ہی مرد کی پابند کیوں رہے۔ معاشی استقلال نے عورتوں کو شوہر' اولاد' خاندان اور عائلی ذمہ داریوں سے نجات دلادی' مرد کی ماتحتی سے آزادی ملی' اس کے بدلے تجرد پسندی اور شہوت رانی کی دولت حصے میں آئی۔

شرم و حیاء کی قدروں کی پامالی:

مساوات کی دوڑ اور معاشی جدوجہد کے نتیجہ میں آزادنہ اختلاط کا دروازہ چوپٹ کھل گیا۔ صنفی میلانات میں جوش اور ابال پیدا ہونے لگا۔ آہستہ آہستہ جنسی ملاپ کے سارے حجابات یکے بعد دیگرے اٹھتے گئے۔ حیاء' شرم' عصمت آبرو نام کی قدریں پامال ہونے لگیں۔ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے والی عورتوں میں جلوہ نمائی اور دلربائی کی تیز تڑپ پیدا ہوتی چلی گئی۔ زیادہ سے زیادہ جاذب نظر اور پرکشش بننے کے لئے بھڑکدار لباس' غازوں اور سرخیوں کا استعمال اور بناؤ سنگھار کی دوڑ شروع ہوگئی۔ بات بے لباسی تک جاپہنچی۔ عریانی اور فحاشی کا سیلاب امنڈنے لگا۔ زیادہ آمدنی کے لئے عورتوں کو محنت مزدوری کے ساتھ جنسی محنت (Sex Labour) کا شغل بھی اختیار کرنا پڑا۔ آزادی کا ثمرہ یہ ملا کہ عورتیں مردوں کا دل بہلانے والی کھلونا اور کمانے والی مشین بن گئیں۔ اس کا تخلیقی اور تعمیری عمل مفلوج ہوگیا۔ اس تصویر کا سارا یورپ گواہ ہے مشرقی دنیا بھی اپنے عمل سے اس کی آدھی گواہی دے سکتی ہے۔

مغربی شاطروں اور جنس پرستوں کی پیاس ابھی بجھی نہیں ہے۔ اب اس نے آزادی نسواں کی کمان تو اپنے ہاتھ میں رکھی ہے لیکن لڑائی کے محاذ پر عورتوں کو بڑھادیا ہے۔ عورتیں اب مردوں کے خلاف بغاوت پر اتر آئی ہیں۔ ان میں آزادی کا جنون اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ وہ سڑکوں پر نکل آئی ہیں اور مردوں کے خلاف علم بغاوت بلند کررہی ہیں۔ ۲۶ اگست ۱۹۷۰ء کو نیویارک میں عورتوں نے ایک منظم جلوس نکالا تھا۔ ان کے ہاتھوں جو چلے کارڈ تھے ان پر موٹے موٹے حرفوں میں لکھا تھا:

- بیویاں بے اجرت کنیز ہیں (غلامی کا بندھن توڑو)
- آج رات اپنے شوہر کو بھوکا مارو' کھانا مت

بچاؤ

○ شادی مت کرو

○ اسقاط حمل کو قانونی شکل دینا ہوگا ...... وغیرہ وغیرہ آزادی نسواں کی تحریک اب عملاً" مردوں کے خلاف بغاوت کی تحریک میں تبدیل ہوگئی ہے اور اس کی لہر سماجی و معاشی مساوات اور انصاف کے مرحلے سے بڑھ کر شہوانی آزادی تک جا پہنچی ہے۔

آزادی نسواں کے جنس پرست علمبرداروں کا مطالبہ ہے کہ مرد کی طرح عورت کو بھی جنسی برابری ملنی چاہئے۔ شادی کا بندھن توڑ دینا چاہئے گھر اور خاندان کا نظریہ ختم کر دینا چاہئے۔ آزادی کی متوالی خواتین ان تمام دائروں کو بھی توڑ دینا چاہتی ہیں جن سے عورتوں اور مردوں کے درمیان "امتیاز" کی بو آتی ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ اسکولوں اور تعلیم گاہوں میں صرف مخلوط تعلیم کا نظام ہی کافی نہیں ہے بلکہ دونوں کے لئے یکساں نصاب تعلیم ہونا چاہئے۔ ایسا نہیں کہ لڑکیوں کو گھریلو نظام کی اور لڑکوں کو میکانکی تعلیم دی جائے۔ اسپورٹس میں بھی لڑکے اور لڑکیوں کو مخلوط کھیل کود کا موقع ملنا چاہئے بچوں کی کتابوں میں سنگل پیرنٹ (Sengle Parent) یعنی وحدانی والدین' بن بیاہی ماں اور مطلقہ عورتوں کو مثالی نمونہ کے طور پر پڑھایا جائے۔ شادی بیاہ کی فرسودہ روایت کو ختم کیا جائے۔ ایک ساتھ کئی کئی مردوں اور عورتوں کو رہنے اور مشترکہ اولادیں پیدا کرنے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ بچے عوام کی اولاد ہوں اور ان کی ذمہ داریاں اسٹیٹ کو سنبھالنا چاہئے۔ ان کی خواہش ہے کہ ہم جنسی کو سماجی رتبہ عطا کیا جائے کیونکہ ہم جنسی مردوں کے ظلم سے نجات کی آسان راہ ہے۔ آزادی کی حد کہاں ختم ہوگی کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ عورتوں کی شخصیت ریزہ ریزہ کرنے کی اس سے گھناؤنی شکل اور کیا ہوگی؟

تحدید آبادی' فطرت کے خلاف ایک بغاوت:

آزادی نسواں کی گونج بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ آزادی کے مفہوم کو زیادہ واضح طور پر مشتہر کرنے اور ساری دنیا بالخصوص مسلم دنیا کو اس دام فریب میں گرفتار کرنے کے لئے عالمی خواتین کانفرنسیں بھی لگاتار منعقد کی جارہی ہیں ۱۹۹۵ء میں بیجنگ میں اور اس سے ایک سال پہلے مصر میں ایسی ہی کانفرنس منعقد ہو چکی ہے۔ مصر میں عالمی خواتین کانفرنس کا موضوع تھا' "تحدید آبادی" کتنا بے ضرر اور پرکشش عنوان ہے یہ تحدید آبادی کانفرنس کے ایجنڈے کے ایکشن پلان میں اسقاط حمل' ہم جنسی اور آزادانہ اختلاط مرد وزن کی تجویزیں سرفہرست تھیں۔ ۴ ستمبر ۱۹۹۵ء کو بیجنگ (چین) میں خواتین کی جو چوتھی عالمی کانفرنس ہوئی اس کا موضوع تھا "خواتین کی آزادی" اس کانفرنس میں بھی جن باتوں کا مطالبہ رکھا گیا ان میں سرفہرست ہم جنسی' اسقاط حمل' جنسی محنت (عصمت فروشی) اور برہنہ رہنے کی قانونی و سماجی آزادی تھی۔

تحریک آزادی نسواں کے مقاصد سے صاف ظاہر ہے کہ یہ تحریک فی نفسہ نسوانیت کے خلاف تحریک ہے۔ یہ تحریک فطرت کے خلاف ایک بغاوت ہے۔ مغربی جنس پرستوں کے تخریبی ذہن کا یہ خاصہ ہے کہ وہ پہلے کوئی اچھوتا موضوع ڈھونڈھ نکالتے ہیں پھر اس کی افادیت کا ڈھول پیٹتے ہیں اور اپنے فاسد مقاصد کی تکمیل کی راہ ہموار کرتے ہیں آزادی نسواں کے پس پردہ وہ سفلی جذبات کی تسکین چاہتے ہیں اور آزادی کے نام پر عورتوں کا ہمہ جہتی استحصال کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ نعرہ یہ دیا گیا کہ عورتوں کو معاشی' سماجی اور سیاسی آزادی ملنی چاہئے اور اس نعرہ کو اس انتہا تک پہنچا دیا گیا کہ عورتوں کو ہم جنسی' جنسی محنت اور اسقاط حمل کی اجازت ملنی چاہئے۔ آخر اس آزادی کا نتیجہ کیا ہوگا؟ عورت مرد سے بالکل بے نیاز ہو جائے گی' گھر اور خاندان کا تصور ختم ہو جائے گا' بقائے نوع انسانی کا سلسلہ رک جائے گا۔ مودت' محبت' سکون و راحت سب چھن جائے گی۔ معاشرہ میں فتنہ و فساد پھیل جائے گا' جنسی تشدد اور اغواء' قتل' خود کشی کی وارداتیں بڑھ جائیں گی۔ ذہنی تناؤ بڑھ جائے گا' امراض خبیثہ کا لاوا بہہ نکلے گا۔ معاشرتی و تمدنی نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اور انسان صرف جنسی و شہوانی درندہ بن جائے گا۔

عورت کی تخلیق کا مقصد:

مرد اور عورت کی جسمانی ساخت سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی تخلیق کا واضح مقصد افزائش نسل اور بقائے نوع انسانی ہے۔ ان جوڑوں کے پیدا کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے پاس سکون حاصل کر سکیں اور ان کے درمیان مودت اور محبت پیدا ہو۔ انسانوں کے خالق نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے خود تمہیں میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرسکو اور اس نے تمہارے درمیان مودت اور محبت رکھ دی ہے" (الروم)

اس سے شوہر بیوی کے تعلقات کی حقیقی نوعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ تعلق محض شہوانی نہیں ہونا چاہئے بلکہ انس و محبت کا ہونا چاہئے۔ دل کے لگاؤ اور روحوں کے اتصال کا تعلق ہونا چاہئے تاکہ وہ ایک دوسرے کے شریک رنج و راحت ہوں۔ ان کو اس لئے پیدا

میں لیا کہ وہ صرف اپنے حسن کی پرورش کریں۔

بلاشبہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فوقیت حاصل ہے لیکن یہ حاکمانہ اختیارات محض خاندان کے نظم کے لئے دیئے گئے اس لئے نہیں دیئے گئے کہ وہ ان سے غلط فائدہ اٹھاکر ظلم کریں یا بیوی کے ساتھ لونڈی اور کنیز جیسا سلوک کریں۔ اس کی ہدایت بھی کی گئی ہے کہ عورتوں کو وہ تمام مواقع فراہم کئے جائیں جن سے فائدہ اٹھاکر وہ نظام معاشرت کے حدود میں اپنی فطری صلاحیتوں کو زیادہ ترقی دے سکیں اور ترقی اور کامیابی جو کچھ ہو وہ عورت ہونے کی حیثیت سے ہو، مرد کو تنہا اس کا حق نہیں ہے۔

افسوس تو یہ ہے کہ آزادی نسواں کی شرمناک تحریک سے مسلم معاشرہ بھی متاثر ہونے لگا ہے اور مغرب کے تعمیر کردہ، فحاشی اور اباحیت پسندی کے حمام میں داخل ہونے کے لئے کپڑے اتار رہا ہے۔ مغربی جنس پرستوں کی تحریک صریحاً قرآن کی خلاف ورزی پر قائم ہے مسلمان اس "آزادی" کی کیسے تائید کرسکتے ہیں جو ان کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ کرنے والی ہے۔ کیا ان کی نظر سے قرآن کی یہ ہدایت نہیں گزری "اور اے نبی مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچاکر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے جو خود ظاہر ہوجائے اور اپنے سینوں پر اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں، وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں...... وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتے ہوئے نہ چلا کریں کہ اپنی زینت جو چھپا رکھی ہے اس کا لوگوں کو علم ہوجائے"۔ (سورہ نور)

دوسری جگہ فرمایا "اے اولاد آدم ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے تاکہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لئے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شاید کہ لوگ اس سے سبق لیں۔ اے بنی آدم ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اس فتنے میں مبتلا کردے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان پر سے اتروادیے تھے تاکہ ان کی شرم گاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھولے۔ وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے ان شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنادیا ہے جو ایمان نہیں لاتے"۔ (الاعراف)

مسلمان اپنا قبلہ درست کرلیں مغربی شیاطین کے جال میں پھنس کر اپنی دنیا اور آخرت تباہ نہ کریں۔ آزادی نسواں کی تحریک اسلام کے خلاف تحریک ہے۔ ●●

کیا پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟

افشاں محمد حسین انصاری

یہ سوال ان باپردہ خواتین کے ذہن میں ابھرے گا جو پردے کو ایک منفرد اور ممتاز لباس خیال کرتی ہیں۔ کیونکہ پاکدامنی، پاکبازی اور عفت ان ساری خوبیوں کی جان ہے جن کا بالواسطہ تعلق عزت و آبرو سے ہے۔ پردہ شریف اور باحیاء عورتوں کا لبادہ اور ان کی پہچان ہے۔ اور ہر بری نظر سے محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ ہے، پردہ صنفی کشش اور میلان کو قابو میں رکھنے کا ایک بہترین وسیلہ ہے۔ اسی لئے احکامات کے سلسلے میں جو سب سے پہلے حکم دیا گیا وہ پردہ کا تھا کہ اے مسلمانو! اپنی نظریں نیچی رکھو۔ لیکن آج! آج تو پردے کو ترقی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ خیال کیا جارہا ہے۔ اسکولوں میں دوپٹے اترواکر گلوں میں ٹی ڈلوائی جاتی ہے، گلے میں دوپٹہ ڈال کر چلنے والوں کو اسٹینڈرڈ گھرانے کا فرد تصور کیا جاتا ہے۔ جہاں تک پردے کو ایک پابندی اور ملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ تصور کرنے کا تعلق ہے تو میں عرض کروں گی کہ جس کی نگاہ میں اخلاق کی کوئی اہمیت ہو اسے کھلے ذہن کے ساتھ سوچنا چاہئے کہ ایسی سوسائٹی میں جہاں خواتین آزادانہ پھریں اور ہر شعبہ حیات میں مردوں کے مدمقابل ہوں تو وہاں اخلاق بگڑنے سے کیسے بچ سکتے ہیں اور کب تک بچتے رہیں گے؟ آخر یہ سب کیا ہے؟ کم از کم قوم کے حالات دیکھ کر تو اب امت مسلمہ کو بیدار ہوجانا چاہئے۔

ایک وہ دور تھا جب سندھ کے ریگستانوں میں ایک مظلوم لڑکی کی آواز پر ہزاروں مسلمان افق کے اس پار عراق و حجاز سے لبیک کہتے ہوئے آن پہنچے تھے۔ لیکن آج کروڑوں کی تعداد میں ہوتے ہوئے بھی ہم میں ایک بھی نہیں جو ہزاروں کشمیری اور بوسنیائی مظلوم لڑکیوں کے آہ و بکا پر لبیک کہہ سکے۔ ان کی عزت و عصمت کا تحفظ کرسکے۔ یہ مسلمانوں کی بے حسی نہیں تو اور کیا ہے؟ کون کہتا ہے کہ پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟ پردہ تو خود ایک باحیاء لبادہ ہے۔ جسے زیب تن کرکے خاتون اپنے اندر خود اعتمادی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ اس لباس کا حسن تو اس کو پہن کر ہی دیکھا جاسکتا ہے۔ تاریخ عالم کے اوراق شاہد ہیں کہ آج سے چودہ سو سال قبل حضرت فاطمۃ الزہراؓ بھی تو ایک بیٹی تھیں جو کہ باپردہ ہوکر میدان جنگ میں زخمیوں کو پانی پلارہی تھیں۔ تو یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ پردہ کرکے عورت حدود اسلام کے اندر

باقی صفحہ ۱۳ پر

مرزا قادیانی کی طرح

ایک اور جھوٹا مدعی نبوّت

رسول آخرین محمد عربی ﷺ کے بعد مدعی نبوت قرآن و حدیث اور اجماع امت کی رو سے کذاب' دجال اور واجب القتل ہے۔ امت مسلمہ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے لے کر سترھویں صدی عیسوی تک ہر جھوٹے مدعی نبوت کے تعفن سے زمین کو پاک کیا لیکن انیسویں صدی عیسوی میں برطانوی سامراج نے اپنے مخصوص سیاسی مفادات کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ کو "جذبہ جہاد" اور "حب رسول" سے تہی دامن کرنے کے لئے برصغیر میں قادیاں ضلع گورداسپور کے مرزا غلام احمد قادیانی سے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرایا چونکہ برطانوی پیسے کے بل بوتے پر ایک بڑی مشنری مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے پرچار میں مصروف تھی اس لئے باوجود علماء حق کی سنگین مخالفت کی مرزا کے خلاف کوئی عملی کارروائی نہ ہو سکی اور بالآخر مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء کو منہ مانگی ہیضے کی موت سے مرگیا۔

اب جبکہ بیسویں صدی عیسوی اختتام پذیر ہونے والی ہے پاکستان میں لاہور کے رہائشی ابوالحسنین یوسف علی جو کہ لاہور کینٹ میں ڈیفنس اسکول کے قریب کیو ۲۱۸ گلی نمبر۱۶ میں رہائش پذیر ہے نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے۔ دستیاب معلومات کے مطابق نامعلوم وجوہات کی بناء پر ۱۹۷۰ء میں مذکورہ شخص پاکستان آرمی سے بھاگ کر جدہ چلا گیا۔ دو سال وہاں قیام کے بعد لاہور آگیا' مذکور نے لاہور کی ایک لیکچرار خاتون سے شادی کی' جس سے ایک لڑکا حسنین بھی ہے جس کی وجہ سے مذکور مدعی نبوت ابوالحسنین کہلاتا ہے۔ کراچی اور پاکستان کے مختلف شہروں میں اس نے کفر کی اشاعت کے اڈے بنا رکھے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح

مولانا محمد اشرف کھوکھر

ابتداء اپنے آپ کو "مرشد کامل" مرد کامل' حضرات امام وقت' اللہ تعالیٰ اور خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کا نائب و سفیر بنا کر پیش کرتا ہے' نعوذباللہ اپنے آپ کو محمد ﷺ کا تسلسل قرار دیتا ہے۔

کذاب یوسف علی کے خرافات بیان کرنے سے پہلے ہم یہ بتادینا مناسب سمجھتے ہیں کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اندرون پاکستان بڑے بڑے شہروں مثلاً" کراچی کے بریگیڈ تھانہ اور لاہور وغیرہ کے مختلف تھانوں میں پاکستان کے قانون 295-C'295-B کے تحت مقدمات درج کرادیئے ہیں' ہم حکومت وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس کذاب کو جلد از جلد گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔

اب ہم آپ کو کذاب یوسف علی کے خرافات سے روشناس کراتے ہیں:

ابوالحسنین محمد یوسف علی نامی مذکور شخص مرزا قادیانی کی طرح جھوٹی نبوت کا مدعی ہے۔ یوسف علی نے اپنے آپ کو مرزا کی طرح ابتداء مرد کامل اور محمد رسول اللہ ﷺ کا تسلسل قرار دیا ہے (نعوذباللہ) اپنی ڈائری میں لکھتا ہے:

" محمد ہمیشہ جسمانی طور سے موجود رہے ہیں ان کے جسمانی وجود کی ظاہری وفات کے بعد یہ واپس محمد مصطفیٰ کے حقیقی جسم میں چلے گئے۔ اس طرح نور واپس اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا۔ اس کے فوراً" بعد محمد جسمانی وجود کا نور چند منتخب بندوں پر نازل ہوتا رہا ہے جو اپنے وقت کے نبی' رسول اور مرد کامل کہلائے .... اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں جن کی پہلی شکل خود آدم تھے اور موجود شکل محمد یوسف علی ہے"۔ (نعوذباللہ)

اب ذرا مرزا غلام احمد قادیانی کے خرافات سنئے:

"آنحضرت ﷺ کے دو بعثتیں ہیں یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی موعود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا"۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۹۴ مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۴۹ ج۔۱۷)

☆ مرزا قادیانی کی طرح یوسف علی نے اپنے آپ کو ابتداء میں "مرد کامل" کے طور پر پیش کیا ہے یوسف علی اپنے لغویات سے بھری کتاب "مرد کامل کا وصیت نامہ" میں قرآن مجید کی آیات کو نعوذباللہ "شرارتی" کہتا ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ازالہ اوہام ص ۸ حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۰۹ ج۔۳ پر لکھا ہے کہ "پھر اقرار کرنا

پڑے گا کہ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے"۔(مفہوم)

۱ "میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں"۔ (ازالہ اوہام ص ۸ حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۰۹ ج ۳)

☆ حالانکہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ رب العزت نے لیا ہے جس کی حفاظت و صیانت کا وعدہ خود اللہ رب العزت نے کیا جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے ادیب و خطیب دم بخود رہ گئے اور اس کی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لا سکے۔

❑ اب نیا جھوٹا مدعی نبوت یوسف علی کہتا ہے کہ "ایک مرشد اپنے حلقے میں ایسے ہی ہوتا ہے جیسے ایک نبی اپنی امت میں ہوتا ہے جو اختیار ایک نبی کو اپنے امت میں حاصل ہے وہی اختیار ایک حضرت کو اپنے حلقے میں حاصل ہے"۔ (نقل کفر کفر نباشد)

اس کے بعد یوسف علی تمام ارکان اسلام کے بارے میں کہتا ہے کہ "اللہ کو ارکان اسلام کی پابندی کی کوئی پروا نہیں' نمازوں کی کوئی پروا نہیں' روزوں کی کوئی پروا نہیں' نائب کی تکریم کرنی سبحان اللہ نائب کی تکریم نہیں کی تو کچھ بھی نہیں"۔

اب مرزا قادیانی کے خرافات پر نظر ڈالیے!

مرزا قادیانی نے بھی ارکان اسلام سے امت مسلمہ کو برگشتہ کرنے کی سعی لاحاصل کی تھی جہاد جو اسلام کا اہم رکن ہے اور تاقیامت امت مسلمہ پر فرض ہے اور جو کفر کی قیادت و سیادت کا تختہ الٹنے اور اسلام کی نشاط ثانیہ کا سبب ہے کو حرام قرار دے کر اپنے آقا انگریز کی فرمانبرداری کی تعلیم دی۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۲۸ پر لکھا کہ:

۱ "ہم نے کئی کتابیں مخالفت جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے۔"

اسی طرح ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ ۷ پر لکھا کہ

۱ "ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود جانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے"۔

اسی طرح مرزا قادیانی کو نماز کی پابندی کی کچھ پروا نہ تھی ... رمضان المبارک میں بہت سے لوگوں کے سامنے دودھ پیا کرتا تھا' پوری زندگی میں حج نہ کیا تھا' زکوۃ دوسروں کی لے کر ہڑپ کرنے کا عادی تھا۔ یہ ساری تفصیلات مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی کتب میں موجود ہیں۔

❑ جھوٹا مدعی نبوت یوسف علی اپنے پیروکاروں سے کہتا ہے کہ!

"آپ بہت مبارک لوگ ہیں' محمد کی جلوہ گری جو فی زمانہ ہے وہ نہ کبھی تھی اور نہ کبھی ہوگی یہ نہایت اپنے عروج پر ہے' ہم سب خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں پیدا ہو گئے انسانی معراج اپنے انتہا پر چل رہی ہے۔"

❑ یعنی یوسف علی معلون نعوذباللہ ثم نعوذباللہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ کہتا ہے۔

مرزا قادیانی نے بھی تو کہا تھا کہ "جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدیؐ مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟"۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۰ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۱۲ ج ۱۸)

خیال زاغ کو بلبل سے برتری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیمبری کا ہے

❑ جھوٹا مدعی نبوت یوسف علی' صحابہ کرامؓ کی شان میں بھی بکتا ہے اور اپنے پیروکاروں کو جو اس کو کثیر رقم دیتے ہیں نعوذباللہ مرزا قادیانی کی طرح "صحابی" کہتا ہے۔ ذرائع کے مطابق یوسف علی کراچی اور لاہور کے اپنے دام فریب میں پھنسنے والوں کو نعوذباللہ صحابی کا درجہ دے چکا ہے

۲ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح رقوم بٹورنے کے طریقے بھی بڑے عجیب و غریب ہیں "تحفہ" اور "حقیقت پانا" کی اصطلاح استعمال کرکے معلون یوسف علی اپنے ماننے والوں کو اپنی نبوت کا راز بتاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے بھی اشتہار بازی کرکے تجوریاں بھری تھیں اور برطانوی سامراج سے وصول ہونے والی رقم کو اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف صرف کرتا رہا۔ آج بھی قادیانی سربراہ مرزا طاہر اپنے آقاؤں کی گود میں بیٹھ کر اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف پروپیگنڈے اور شب و روز شیطان کی پیروی میں مصروف ہے اور اب بھی قادیانی صیہونی گماشتے نہ صرف پاکستان میں بلکہ بعض دوسرے ممالک میں اپنے روایتی دجل و فریب کو پھیلانے میں سرگرداں ہیں۔

باخبر ذرائع کے مطابق ابوالحسنین یوسف علی اپنے مریدین کے اہل خانہ کے ساتھ گستاخانہ حرکات کا مرتکب ہوا ہے۔ اس سلسلے میں اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ زبان سے یہ کہہ دیتا ہے کہ "فلاں" لڑکی آج سے اس کی بیوی ہے چنانچہ معتقدین ان لڑکیوں کو اس کے حوالے کر دیتے ہیں اور بحوالہ "تکبیر" کے اسی طرح کی بہت ساری عورتوں کا وہ شکار کر چکا ہے۔

اب ذرا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی

ذریت کی "حرکات" پر نظر ڈالئے مرزا بشیر احمد ایم۔اے سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۱۰ پر لکھتا ہے کہ!

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین نے ایک دن فرمایا کہ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور (مرزا غلام) کو دبانے بیٹھی چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لئے اسے پتہ نہ چل سکا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے فرمایا "بھانو آج بڑی سردی ہے" بھانو کہنے لگی ہاں جی "تدے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں" (یعنی جبھی تو آج آپ کی ٹانگیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں) نیز عائشہ نامی ایک ۱۵ سال کی لڑکی سے جناب مرزا قادیانی صاحب "خلوت" میں پاؤں دبواتے تھے اور یہ خدمت مرزا کو بہت پسند تھی۔

(الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء)

❑ یوسف علی اپنے معتقدین سے کہتا ہے کہ!

" نہ پاکستان کا درد کریں' نہ ملت اسلامیہ کا درد کریں نہ کسی اور چیز کا درد کریں' ایک محبوب مل گیا سب کچھ ٹھیک کرلیں گے سب سے بڑی جماعت میں شامل ہو جائیں' ہماری جماعت میں تین ممبر ہوتے ہیں' وہ تین ممبر یہ ہیں' انسان' حضور سید محمد اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ "۔ (نعوذباللہ)

پاکستان کی سلامتی قادیانیوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے مردے ربوے کے قبرستان میں امانتاً دفن کرتے ہیں اور قادیانی سربراہ مرزا ناصر نے کہا تھا کہ سازگار حالات میں ان مردوں کو قادیان میں منتقل کر دینا سازگار حالات سے مراد پاکستان کا تحلیل ہونا ہے یعنی جب پاکستان کا وجود ختم ہو جائے تو مردوں کو قادیان ضلع گورداسپور میں منتقل کر دینا۔

اللہ کی پناہ! ہزاروں قربانیوں کے بعد حاصل ہونے والے ملک پاکستان میں یہ حالت ہو صد حیف ہے! اے پاکستان کے اصحاب اقتدار لوگو! خدا کے لئے ان فتنوں کی بروقت خبر لو' یوں لگتا ہے مرزا قادیانی کی طرح اس ملعون ابوالحسنین یوسف علی کے پیچھے کسی بڑی عیسوئی طاقت کا ہاتھ ہے جس کے اشاروں پر مرزا کی طرح یہ بھی ناچ رہا ہے خدا کے لئے اس کی خبر لو۔

اس موقع پر میں علماء اسلام سے بھی مئودبانہ گزارش ہے کہ خدارا! اپنی صفوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کریں' یہودی اور عیسوئی طاقتیں یہ فتنے کھڑے کرکے ملت اسلامیہ کی رہی سہی ساکھ کو خاک میں ملانا چاہتی ہیں۔ خدا کے لئے متحد ہو کر ان عیسوائی ایجنٹوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کا بروقت نوٹس لیں۔

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

○

بقیہ : کیا پردہ ترقی کی راہ رکاوٹ ہے؟

بہت کچھ نہیں کر سکتی۔ پردہ کرکے عورت جہاد کر سکتی ہے' میدان جنگ میں حصہ لے سکتی ہے۔ ڈاکٹر بن سکتی ہے پائلٹ بن سکتی ہے۔

قرآن پاک نے بھی ہر مومنہ سے اپنے خطاب میں کہا ہے کہ "اے مومن عورتوں گھر سے نکلتے وقت ہرگز بے حجاب نہ ہوا کرو"۔ کیونکہ جب تم بن ٹھن کر ہم جولیوں کے سنگ پھرتی ہو تو شیطان بھی تمہارے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ لہٰذا اے مومن عورتو! اپنے آپ کو بدلو اپنا حسن صورت نہیں بلکہ حسن سیرت کو بہتر بناؤ تاکہ آنے والی نسلیں تمہارے قول و فعل سے مستفید ہو سکیں۔۔

پردہ ہماری ماؤں کی عزت ہے لاج ہے
عفت ماب بہنوں کے سر کا یہ تاج ہے

بقیہ : ایک قادیانی کے جواب میں

صاحب آخر مرزا غلام احمد کے پوتے ہیں' وہ خود ایک زمانہ تک حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ رکھتے تھے' اس عقیدہ کو قرآن مجید کی آیات' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث' امت اسلامیہ کے اجماع و تواتر اور خود اپنے الہامات سے ثابت کرتے رہے' لیکن بعدازاں اس عقیدہ کو کفر اور شرک قرار دیا' اور اس کو تحریف اور گپ کہنے لگے۔ جو حال دادے کا تھا وہی پوتے کا ہے۔ جس شخص کو اپنے لکھے ہوئے کا قرآن و احادیث کے حوالوں اور اپنے الہامات کا لحاظ نہ ہو اور وہ ان کو جھوٹ اور کفر کہے' اس کو کسی دوسرے کا لحاظ کیا ہو سکتا ہے؟ بہر حال مجھے بھی مرنا ہے' مرزا طاہر احمد صاحب کو بھی' اور آپ کو بھی' وہاں پہنچ کر ہر شخص کے سامنے حقیقت کھل جائے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ اجمعین

چور پکڑا گیا

محمد طاہر رزاق.....لاہور

مسٹر اسلم کمال کی کوٹھی رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔ گھر کی پوری فضاء ڈھولک اور شادی کے گیتوں سے گونج رہی تھی۔ مہمانوں کی آمد آمد تھی۔ کوٹھی کے ایک کونے میں دیگیں پک رہی تھیں' جن کی خوشبو سے اردگرد کی فضاء میں ایک عجیب مہک رچی بسی تھی۔ کوٹھی کے سامنے کاروں کی ایک لمبی قطار تقریب کے حسن میں مزید اضافہ کررہی تھی۔

آج اسلام کمال کی اکلوتی بیٹی ثمینہ کی رسم مہندی تھی۔ اسلم کمال ایک ٹیکسٹائل ملز میں ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز تھے۔ اللہ نے انہیں دنیا کی ہر نعمت سے مالا مال کررکھا تھا۔ ثمینہ کے علاوہ ان کے دو بیٹے تھے۔ دونوں بیٹے امریکہ میں بطور ڈاکٹر کام کررہے تھے۔ اسلم کمال کو اپنی بیٹی سے بے پناہ محبت تھی۔ انہوں نے اسے بڑے ناز و نعم سے پالا تھا اور یونیورسٹی میں ایم۔ اے تک تعلیم دلائی تھی۔ اسلم کمال نے بیٹی کے یونیورسٹی آنے جانے کے لئے اسپیشل ایک کار اور ڈرائیور کا بندوبست کررکھا تھا تاکہ ان کی لاڈلی بیٹی کو بسوں اور ویگنوں کے دھکے نہ کھانے پڑیں۔

ثمینہ نے بھی اپنی سلیقہ شعاری اور قابلیت سے باپ کے دل کو خوشیوں کا گہوارہ بنا رکھا تھا۔ گھر میں نوکر چاکر ہونے کے باوجود وہ باپ کا ہر کام اپنے ہاتھ سے کرکے ایک روحانی خوشی محسوس کرتی۔

اسلم کمال کے ساتھ والی کوٹھی ایک ڈاکٹر کی ملکیت تھی' جسے وہ کرائے پر دیئے رکھتا۔ ایک سال قبل وہاں ایک فیملی رہائش پذیر ہوئی۔ فیملی کا سربراہ' جس کا نام منور احمد تھا' ایک انشورنس کمپنی میں افسر تھا۔ نئے آنے والے ہمسائے کو خوش آمدید کہتے ہوئے اسلم کمال نے ان کی پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا تاکہ دونوں خاندانوں کا تفصیلی تعارف ہوسکے۔ پھر یہ تعارف ایک گہری دوستی میں ڈھل گیا۔ تحائف کے تبادلے ہونے لگے۔ چند مہینوں بعد یوں محسوس ہونے لگا کہ دونوں خاندانوں کے برسوں پرانے تعلقات ہیں۔

ایک سال وہاں رہنے کے بعد منور احمد کی ساہیوال ٹرانسفر ہوگئی۔ دونوں خاندانوں کو ٹرانسفر کا بڑا غم ہوا۔ انہیں ایک دوسرے سے بچھڑتے ہوئے ایک شدید دھچکا لگ رہا تھا۔ اسلم کمال نے منور احمد اور اس کے خاندان کو الوداعی کھانے کی دعوت دی۔ دونوں خاندانوں نے ایک ہی کمرے میں بیٹھ کر کھانا کھایا۔ بیتے دنوں کی محبت بھری باتوں اور یادوں کا تذکرہ ہوا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد مسز منور احمد نے مسز اسلم کمال سے کہا کہ "ہم اتنا عرصہ آپس میں بہن بھائیوں کی طرح رہے اور اب میرا دل چاہتا ہے کہ اس تعلق کو ہمیشہ کے لئے قائم کرلیں اور اس کے ساتھ ہی مسز منور نے اپنے بیٹے مبشر احمد کے لئے ان کی اکلوتی بیٹی ثمینہ کا رشتہ مانگا۔" مسز اسلم کمال نے کہا کہ "وہ اپنے خاوند سے مشورہ کرکے جواب دے گی۔" مہمانوں کے رخصت ہونے کے بعد مسز اسلم کمال نے کہا کہ "وہ اپنے خاندان سے مشورہ کرکے جواب دے گی۔" مہمانوں کے رخصت ہونے کے بعد مسز اسلم کمال نے ساری بات اپنے خاوند کو بتائی۔ میاں بیوی نے ہر پہلو سے رشتہ پر خوب غور و خوض کیا اور دو دن بعد مسز منور احمد کے شدید اصرار پر ہاں کردی۔ مبشر احمد' منور احمد کا بڑا بیٹا تھا اور فیصل آباد میں بطور ڈاکٹر کام کررہا تھا۔ بات پکی ہونے کے بعد منور احمد کا خاندان ساہیوال شفٹ ہوگیا اور اس طرح دو خاندان ایک قریبی بندھن میں بندھ گئے۔

کل دوپہر مبشر احمد کی بارات آرہی تھی۔

اگلے دن جب سپیدہ سحر نمودار ہوا تو اسلم کمال نے نماز فجر ادا کرنے کے بعد اپنا سر اپنے مالک کے حضور رکھ دیا اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی بیٹی کے مستقبل کی خیریت کی لمبی دعا مانگی۔ دعا مانگنے کے بعد اس کے قلب کو ایک طمانیت حاصل ہوگئی اور وہ ہنسی خوشی شادی کے کاموں میں مشغول ہوگئے۔ مہمانوں کے لئے سارے انتظامات مکمل ہوچکے تھے۔ ٹھیک بارہ بجے دوپہر بارات پہنچ چکی تھی۔ مہمانوں کو بٹھانے کے لئے کوٹھی کے وسیع لان میں قطاروں میں لگی کرسیاں مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ دولہا کے لئے ایک بڑا اسٹیج تیار کیا گیا تھا' جسے خوبصورت قالینوں اور صوفوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ سفید شلوار قمیص اور سفید اچکن پہنے' پاؤں میں سنہری کھسہ اور سر پر سفید اور سنہری کلاہ رکھے' فوجی بینڈ کی دھنوں میں مبشر احمد اسٹیج کی جانب چلا آرہا تھا۔ اس کے دائیں ہاتھ

اس کے والد اور بائیں طرف اس کے دوستوں کا جمگھٹا چلا آ رہا تھا۔ اسلم کمال اور خاندان کے بزرگوں نے بارات کا انتہائی گرم جوشی سے استقبال کیا۔ مہمانوں کے بیٹھتے ہی ٹھنڈے مشروبات سے ان کی تواضع کی گئی۔

اسلم کمال چار پانچ دن قبل محلے کی مسجد کے خطیب صاحب سے نکاح پڑھانے کا کہہ چکے تھے۔ جمعہ کی نماز کے فوراً بعد نکاح اور اس کے بعد کھانا پیش کرنے کا پروگرام تھا۔ مسجد میں نماز جمعہ ڈیڑھ بجے ہونا تھا۔ مہمانوں کی تواضع کے بعد اسلم کمال نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد میں چلے گئے۔ جب اسلم کمال مسجد میں پہنچے تو انہیں یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ مسجد میں نمازیوں کی تعداد پہلے سے دگنی سے بھی زیادہ ہے۔ پوری مسجد اوپر نیچے فل ہو چکی تھی کہ باہر سڑک پر بھی صفوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ اسلم کمال نے دیکھا کہ آج جمعہ کی تقریر کوئی اور مولوی صاحب کر رہے ہیں اور محلے کے خطیب سامع کی حیثیت سے پاس بیٹھے ہیں۔ خطیب صاحب کی خطابت میں بلا کی جولانی اور روانی تھی اور وہ حاضرین کے دل و دماغ کو اپنی طرف کھینچے ہوئے تھے۔ ان کی نکتہ آفرینیوں سے سامعین عش عش کر اٹھتے۔

جب وہ کسی بات کے نقطہ عروج پر پہنچتے تو مسجد پر زور نعروں سے گونج اٹھتی۔ جب انہوں نے تقریر ختم کی تو وہ تمام حاضرین کے دلوں پر اپنا نقش بٹھا چکے تھے۔ اسلم کمال بھی مولانا صاحب کی خطابت اور ان کے دینی جذبے سے بہت متاثر ہوا۔ نماز کے بعد اس نے محلے کے خطیب صاحب سے پوچھا کہ یہ مولانا صاحب کون ہیں؟ خطیب صاحب نے بتایا کہ یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب ہیں۔ یہ سرگودھا سے تشریف لائے ہیں اور ہم نے جمعہ پڑھانے کے لئے انہیں دعوت دی تھی۔ اسلم کمال خطیب صاحب سے درخواست کرنے لگا کہ مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب سے درخواست کریں کہ وہ میری بچی کا نکاح پڑھا دیں۔ یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت ہوگی۔ خطیب صاحب نے مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب سے نکاح پڑھانے کی التماس کی‘ جو انہوں نے قبول کر لی۔

اسلم کمال بڑے احترام سے مولانا محمد اکرم طوفانی کو ساتھ لے کر اسٹیج پر پہنچا اور دولہا کے ساتھ صوفہ پر بٹھا دیا۔ نکاح شروع ہوا تو مولانا محمد اکرم طوفانی نے دولہا سے کہا کہ پڑھو:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دولہا نے مولانا کے پیچھے کلمہ طیبہ پڑھا۔

پھر مولانا نے اس سے کہا کہ اب کلمہ طیبہ کا ترجمہ پڑھو۔

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔“

مولانا نے پھر دولہا سے کہا کہ اب پڑھو

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ اللہ کے (آخری) رسول ہیں۔“

آخری رسول‘ کا جملہ سنتے ہی دولہا کچھ ٹھٹھک سا گیا اور اس کی تیور بدلے‘ جیسے اسے یہ جملہ ناگوار سا گزرا ہو ...... کچھ دیر تامل کے بعد دولہا نے مخصوص نظروں سے اپنے والد کی طرف دیکھا۔ دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں تو باپ نے آنکھ کے اشارے سے بیٹے کو کہا کہ پڑھ جا .... بیٹا باپ کے کہنے پر سارا جملہ پڑھ گیا۔

مولانا عمیق نگاہوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اور شک کا ایک بھاری پتھر ان کے دل پہ لگا تھا۔ اس شک کی صورت حال کو واضح کرنے کے لئے انہوں نے دولہا سے کہا کہ پڑھو:

”محمدؐ اللہ کے آخری نبیؐ اور رسولؐ ہیں اور ان کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے‘ وہ کافر ہے۔“

دولہا پھر چونکا جیسے اس کے کلیجے میں تیر لگا ہو۔ اس نے پھر سوالیہ نگاہوں سے باپ کی طرف دیکھا۔ لیکن اس مرتبہ باپ نے اس کو اجازت نہ دی‘ بلکہ خود بولا اور کہنے لگا:

”مولوی صاحب! ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔“

مولانا کا شک مزید پکا ہو گیا اور انہوں نے دولہا سے کہا کہ پڑھ:

”میں جناب محمدؐ رسول اللہ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر مانتا ہوں اور مرزا قادیانی‘ جس نے دعویٰ نبوت کیا‘ اس کو بھی کافر اور مرتد مانتا ہوں۔“

دولہا چپ رہا۔ دولہا کا باپ پھر کہنے لگا:

”مولانا! ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ آپ ان فضول بحثوں کو چھوڑیں۔ لڑکے نے سب کے سامنے عربی میں کلمہ پڑھ لیا ہے۔ ترجموں کے جنجال میں کیا جانا۔ آپ جلدی جلدی نکاح پڑھائیں۔ نیکی کے کاموں میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔ ہم پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکے ہیں۔“

مولانا کا شک تصدیق میں بدل چکا تھا۔ اچانک مولانا کی نظر لڑکے کے باپ کے ہاتھ کی انگلی میں پہنی انگوٹھی پر پڑی‘ جس پر ”الیس اللہ بکاف عبدہ“ لکھا ہوا تھا اور یہ قادیانیوں کی مخصوص انگوٹھی ہوتی ہے۔ اسلم کمال اور لڑکی کے عزیز و اقارب مولانا کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور وہ ساری باتیں بڑی توجہ سے سن رہے تھے۔ مولانا نے اسلم کمال کو اپنے پاس بلایا اور کان میں رازدارانہ انداز میں کہا کہ لڑکا اور اس کا خاندان قادیانی ہے۔ اسلم کمال نے اپنے قریبی عزیزوں کو الگ کر کے ساری بات بتائی تو وہ سب ہکے بکے رہ گئے اور پھٹی پھٹی نگاہوں سے ایک دوسرے کو

دیکھنے لگے۔

مولانا اپنی جگہ سے اٹھے اور اسلم کمال اور اس کے قریبی عزیزوں کے پاس جاکر کہنے لگے:

"اللہ پاک نے آپ پر خصوصی کرم کیا اور آپ کی بچی کی عزت کو ان کافروں کے ہاتھوں سے بچالیا۔ آپ تاریک غار میں گرنے سے بچ گئے۔ ختم نبوت کے ڈاکو اب مسلمان بچیوں کی عزتوں پر بھی ڈاکہ ڈالنے لگے ہیں۔ ناموس رسالتؐ کے لٹیرے اب سرور کائنات ﷺ کی امت کی بیٹیوں کی ناموس کو بھی لوٹنے کی جسارتیں کر رہے ہیں۔ آپ کو میری طرف سے کروڑہا مبارک ہو کہ خدا نے آپ کی بچی کو ان بھیڑیوں سے بچالیا۔"

اسلم کمال کا غم و حیرانی اب شدید غصہ میں بدل چکا تھا۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے کے کان میں کچھ کہا کہ جاؤ، اور پولیس کو ٹیلیفون کرو۔ یہ خوفناک خبر اسلم کمال کے عزیز و اقارب، دوستوں اور محلہ داروں میں بھی پھیل گئی۔ وہ سب غصہ سے دیوانے ہو رہے تھے۔ قریب تھا کہ وہ ان لٹیروں کی تکابوٹی کردیتے لیکن محلے کی چند بزرگ شخصیات درمیان میں حائل ہوگئیں اور انہوں نے بڑی مشکل سے انہیں سنبھالا اور انہیں کہا کہ ابھی پولیس آرہی ہے۔ آپ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ ابھی یہ کھینچاتانی ہو رہی تھی کہ پولیس پہنچ گئی۔ اسلم کمال نے پولیس کو دیکھتے ہی دولہا اور اس کے والد کی جانب اشارہ کیا۔ پولیس کے جوانوں نے باپ بیٹے کو پکڑ کر گاڑی میں پھینکا اور تھانے لے گئے۔ چند منٹوں بعد تھانہ سینکڑوں لوگوں سے بھرا پڑا تھا اور وہ قادیانیوں کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ پولیس نے 298-C کے تحت پرچہ درج کیا اور باپ بیٹے کو حوالات میں بند

جب وہ کسی بات کے نقطہ عروج پر پہنچتے تو

مسجد پر زور نعروں سے گونج اٹھی۔ جب انہوں نے تقریر ختم کی تو وہ تمام حاضرین کے دلوں پر اپنا نقش بٹھاچکے تھے۔ اسلم کمال بھی مولانا صاحب کی خطابت اور ان کے دینی جذبے سے بہت متاثر ہوا۔ نماز کے بعد اس نے محلے کے خطیب صاحب سے پوچھا کہ یہ مولانا صاحب کون ہیں؟ خطیب صاحب نے بتایا کہ یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب ہیں۔ یہ سرگودھا سے تشریف لائے ہیں اور ہم نے جمعہ پڑھانے کے لئے انہیں دعوت دی تھی۔ اسلم کمال خطیب صاحب سے درخواست کرنے لگا کہ مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب سے درخواست کریں کہ وہ میری بچی کا نکاح پڑھادیں۔ یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت ہوگی۔ خطیب صاحب نے مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب سے نکاح پڑھانے کی التماس کی، جو انہوں نے قبول کرلی۔

اسلم کمال بڑے احترام سے مولانا محمد اکرم طوفانی کو ساتھ لے کر اسٹیج پر پہنچا اور دولہا کے ساتھ صوفہ پر بٹھادیا۔ نکاح شروع ہوا تو مولانا محمد اکرم طوفانی نے دولہا سے کہا کہ پڑھو:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

دولہا نے مولانا کے پیچھے کلمہ طیبہ پڑھا۔

پھر مولانا نے اس سے کہا کہ اب کلمہ طیبہ کا ترجمہ پڑھو۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔"

مولانا نے پھر دولہا سے کہا کہ اب پڑھو

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمدؐ اللہ کے (آخری) رسول ہیں۔"

آخری رسول کا جملہ سنتے ہی دولہا کچھ ٹھٹھک سا گیا اور اس کی تیور بدلے، جیسے اسے یہ جملہ ناگوار سا گزرا ہو...... کچھ دیر تامل کے بعد دولہا نے مخصوص نظروں سے اپنے والد کی طرف دیکھا۔ دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں تو باپ نے آنکھ کے اشارے سے بیٹے کو کہا کہ پڑھ جا........ بیٹا باپ کے کہنے پر سارا جملہ پڑھ گیا۔

مولانا عمیق نگاہوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے اور شک کا ایک بھاری پتھر ان کے دل پر لگا تھا۔ اس شک کی صورت حال کو واضح کرنے کے لئے انہوں نے دولہا سے کہا کہ پڑھ:

"محمد اللہ کے آخری نبیؐ اور رسولؐ ہیں اور ان کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے، وہ کافر ہے۔"

دولہا پھر چونکا جیسے اس کے کلیجے میں تیر لگا ہو۔ اس نے پھر سوالیہ نگاہوں سے باپ کی طرف دیکھا۔ لیکن اس مرتبہ باپ نے اس کو اجازت نہ دی، بلکہ خود بولا اور کہنے لگا:

"مولوی صاحب! ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔"

مولانا کا شک مزید پکا ہوگیا اور انہوں نے دولہا سے کہا کہ پڑھ:

"میں جناب محمدؐ رسول اللہ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر مانتا ہوں اور مرزا قادیانی، جس نے دعویٰ نبوت کیا، اس کو بھی کافر اور مرتد مانتا ہوں۔"

دولہا چپ رہا۔ دولہا کا باپ پھر کہنے لگا:

"مولانا! ہم کسی کو کافر نہیں کہتے۔ آپ ان فضول بحثوں کو چھوڑیں۔ لڑکے نے سب کے سامنے عربی میں کلمہ پڑھ لیا ہے۔ ترجموں کے جنجال میں کیا جانا۔ آپ جلدی جلدی نکاح پڑھائیں۔ نیکی کے کاموں میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔ ہم پہلے ہی بہت لیٹ ہوچکے ہیں۔"

مولانا کا شک تصدیق میں بدل چکا تھا۔ اچانک مولانا کی نظر لڑکے کے باپ کے ہاتھ کی انگلی میں پہنی انگوٹھی پر پڑی، جس پر "الیس اللہ بکاف

عبدہ" لکھا ہوا تھا اور یہ قادیانیوں کی مخصوص انگوٹھی ہوتی ہے۔ اسلم کمال اور لڑکی کی عزیز و اقارب مولانا کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور وہ ساری باتیں بڑی توجہ سے سن رہے تھے۔ مولانا نے اسلم کمال کو اپنے پاس بلایا اور کان میں رازدارانہ انداز میں کہا کہ لڑکا اور اس کا خاندان قادیانی ہے۔ اسلم کمال نے اپنے قریبی عزیزوں کو الگ کرکے ساری بات بتائی تو وہ سب ہکے بکے رہ گئے اور پھٹی پھٹی نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

مولانا اپنی جگہ سے اٹھے اور اسلم کمال اور اس کے قریبی عزیزوں کے پاس جاکر کہنے لگے:

"اللہ پاک نے آپ پر خصوصی کرم کیا اور آپ کی بچی کی عزت کو ان کافروں کے ہاتھوں سے بچالیا۔ آپ تاریک غار میں گرنے سے بچ گئے۔ ختم نبوت کے ڈاکو اب مسلمان بچیوں کی عزتوں پر بھی ڈاکہ ڈالنے لگے ہیں۔ ناموس رسالتؐ کے لٹیرے اب سرور کائنات ﷺ کی امت کی بیٹیوں کی ناموس کو بھی لوٹنے کی جسارتیں کررہے ہیں۔ آپ کو میری طرف سے کروڑہا مبارک ہو کہ خدا نے آپ کی بچی کو ان بھیڑیوں سے بچالیا۔"

اسلم کمال کا غم و حیرانی اب شدید غصہ میں بدل چکا تھا۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے کے کان میں کچھ کہا کہ جاؤں اور پولیس کو ٹیلیفون کرو۔ یہ خوفناک خبر اسلم کمال کے عزیز و اقارب، دوستوں اور محلے داروں میں بھی پھیل گئی۔ وہ سب غصہ سے دیوانے ہورہے تھے۔ قریب تھا کہ وہ ان لٹیروں کی تکا بوٹی کردیتے لیکن محلے کی چند بزرگ شخصیات درمیان میں حائل ہوگئیں اور انہوں نے بڑی مشکل سے انہیں سنبھالا اور انہیں کہا کہ ابھی پولیس آرہی ہے۔ آپ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ ابھی یہ کھینچاتانی ہورہی تھی کہ پولیس پہنچ گئی۔ اسلم کمال نے پولیس کو دیکھتے ہی دولہا اور اس کے والد کی جانب اشارہ کیا۔ پولیس کے جوانوں نے باپ بیٹے کو پکڑ کر گاڑی میں پھینکا اور تھانے لے گئے۔ چند منٹوں بعد تھانہ سینکڑوں لوگوں سے بھرا پڑا تھا اور وہ قادیانیوں کے خلاف احتجاج کررہے تھے۔ پولیس نے 298-c کے تحت پرچہ درج کیا اور باپ بیٹے کو حوالات میں بند کردیا۔ مسلمانوں کا مشتعل ہجوم حوالات توڑ کر مجرموں کی "پھترول" کرنا چاہتا تھا لیکن جب تھانیدار نے بار بار تسلی دیتے ہوئے کہا کہ "بھائی ہم بھی مسلمان ہیں، ہم بھی بہن بیٹیوں والے ہیں۔ انشاء اللہ ان خبیثوں سے کسی قسم کی رعایت نہیں کی جائے گی"۔ تو پھر ہجوم کے مشتعل جذبات ٹھنڈے ہوئے۔

اسلم کمال نے حکم دیا کہ کھانے کی ساری دیگیں یتیم خانہ پہنچادی جائیں۔ وہ شدت جذبات سے مغلوب ہوکر بار بار مولانا محمد اکرم طوفانی کے ہاتھ چوم رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے شکر کے آنسو رواں تھے۔ یہ آنسو اس کی آنکھوں کے چشموں سے نکل کر رخساروں سے بہتے ہوئے زمین پر گر کر اس مالک کے حضور سجدے کررہے تھے، جس نے قادیانی قزاقوں سے اس کی بیٹی کی عزت کی حفاظت کی تھی۔

●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر کذاب یوسف کے خلاف بھکر میں احتجاج

بھکر (نمائندہ خصوصی) کذاب یوسف کے جھوٹے دعوی کے خلاف بھکر میں پرزور احتجاج ہوا۔ بھکر شہر کی تمام مساجد میں کذاب یوسف کو دعوی نبوت کرنے پر پھانسی کی سزا کا مطالبہ کیا گیا۔ وکلاء برادری نے بھی پرزور احتجاج کیا۔ ختم نبوت کے وکلاء محمد عثمان، عمر خان چوہان، محمد اسلم کے ملک محمد سرور ایڈووکیٹ بار روم کے سابق صدر شیخ عبدالعزیز، ملک یاسین بھٹی، حاجی رانا غلام یاسین ایڈووکیٹ نے کذاب یوسف کے دعوی پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کذاب یوسف کو دعوی نبوت کرنے پر سرعام پھانسی کی سزا دی جائے۔

جامعہ رشیدیہ میں جمعہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت بھکر کے رہنما دین محمد فریدی نے نواز شریف اور شہباز شریف سے مطالبہ کیا گیا کہ اگر آپ نے مقام نبوت کا تحفظ نہ کیا، تو خدا تمہارا تحفظ نہ کرے گا۔ اگر آپ نے مقام نبوت کے تحفظ سے روگردانی کی تو یہ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبرؐ سے بہت بڑی غداری ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی گرفت بڑی مضبوط ہے۔ عوام کی طرف سے اتنا بڑا مینڈیٹ سخت امتحان ہے۔ پاکستان میں ختم نبوت کے منکروں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

دعائے مغفرت

ماسٹر (ر) حبیب گل زائیلی (تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور) کے جواں سال بیٹے ماسٹر حبیب الرحمان اپنے پانچ اور ساتھیوں سمیت ایک بس حادثے میں جاں بحق ہوگئے ہیں۔ مرحوم نیک سیرت اور پابند صوم صلوٰۃ انسان تھے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

تمام قارئین اور احباب ختم نبوت سے دعائے مغفرت کی اپیل کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

عالم اسلام کے خلاف صیہونی سازشیں

اسرار عالم

اقوام عالم میں مسلمانوں اور اسلام کے تعلق سے دشمنی و عداوت کی دو قسمیں ہوسکتی ہیں۔ اول دائمی اور دوم وقتی۔ دنیا میں کسی گروہ یا قوم کو اسلام یا مسلمانوں سے ممکن ہے وقتی طور پر کوئی تکلیف پہنچ جائے اور یہ جذبہ عناد اور عداوت کی شکل اختیار کرلے۔ ایسی دشمنی وقتی ہوا کرتی ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ختم ہوجاتی ہے۔ اس کے برعکس ایک دوسری صورت حال جس کا تعلق حیات ارضی اور تاریخ انسانی میں اقوام کی تقدیر سے ہے تاریخ کی یہ صورت اور دشمنی کی یہ روداد مستقل اور خط مستقیم میں رواں ہوتی ہے۔ ایسی عداوت کے اسباب دائمی ہوتے ہیں۔ وقتی دشمنی اگر دائروں کی مانند ہے تو دائمی دشمنی خط مستقیم کی شکل میں۔ اسلام اور مسلمانوں سے وقتی تو کسی بھی قوم یا گروہ کو ہوسکتی ہے لیکن اسلام اور مسلمانوں سے دائمی دشمنی صرف دو قوموں میں پائی جاتی ہے۔ تاریخ کا یہ غیر مبدل رویہ خود قرآن نے یوں بیان کیا ہے:

(ترجمہ) "آپ مومنوں کے تمام انسانوں میں سخت ترین دشمن ان لوگوں کو پائیں گے جو یہودی ہیں یا وہ مشرک ہیں"۔ (المائدہ۔۸۲)

ہم ان سطور میں یہودیوں کی ان پیچیدہ اور گہری سازشوں کا ذکر کررہے ہیں جو گزشتہ چھ سو برس سے وہ کرتے چلے آئے ہیں اور جس کے نتیجے میں انہوں نے سارے نظام عالم کو درہم برہم کرکے رکھ دیا ہے۔ یہودیت کے لئے کام کرنے والی تنظیمیں اور ان کی آلہ کار تنظیمیں ہزاروں میں ہیں۔

ان کی اعلیٰ ترین تنظیم کا نام زنجری ہے جو عالم گیر صیہونی تنظیم (Zionist Internation Jewry) کا مخفف ہے۔

دنیا میں یہودیوں کے ہزاروں ادارے اور چھوٹی تنظیمیں بنیادی طور پر اس اعلیٰ ترین باڈی کے تحت کام کرتی ہیں۔ ہیئت کے اعتبار سے ان تنظیموں کی کم از کم دس اہم قسمیں ہیں۔!!

- فکری (Ideological)
- سیاسی (Political)
- انتظامی (Administrative)
- معاشرتی (Social)
- علمی (Intellectual)
- سائنسی (Scientific)
- ثقافتی (Cultural)
- مذہبی (Religious)
- تدبیری (Strategic)
- ترسیلی (Logistic)

ان تمام اقسام کے تحت الگ الگ طریق کار مگر مشترکہ نصب العین کے تحت کام کرنے والے تمام اداروں اور تمام تنظیموں کا احاطہ اس ایک مضمون میں ممکن نہیں۔ لیکن چند ایسی تحریکوں کا ذکر ضروری ہے جو پوری دنیا اور خود عالم اسلام میں مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ عالم گیر پیمانے پر کام کرنے والے حسب ذیل ادارے اپنے مقاصد میں اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

۱۔ اینگلیکن چرچ آف انگلینڈ
۲۔ انٹرنیشنل کمیونسٹ کانگریس
۳۔ اقوام متحدہ
۴۔ سلامتی کونسل
۵۔ انٹرنیشنل منی مارکیٹ
۶۔ انٹرنیشنل اسٹاک ایکسچینج
۷۔ عالمی مالیاتی فنڈ (IMF)
۸۔ عالمی بینک
۹۔ انٹرنیشنل فری میسنری
۱۰۔ انٹرنیشنل ریڈ کراس
۱۱۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل

اس کے علاوہ تنظیمیں بھی ہیں جو خود کو مسلمان کہلانے پر مصر ہیں، مگر وہ یہود اور اسلام دشمن قوتوں کی پرجوش حامی اور معاون ہیں۔ ان میں قادیانیت، بہائیت، دروزیت، اسماعیلی اور نصیری قابل ذکر ہیں۔ مسلم ملکوں، خطوں اور حلقوں میں کام کرنے والی تمام اشتراکی، سوشلسٹ، سیکولر، ترقی پسند اور لبرل تنظیمیں مسلمانوں کے دشمن کے کاز میں متحد و متفق و معاون ہیں۔

یادش بخیر دنیا میں کیمونزم کا بانی ایک یہودی کارل مارکس تھا۔ اس تحریک کے تمام بڑے لیڈر یہودی تھے۔ ممکن ہے نچلے طبقے میں دیگر قوموں اور مذاہب کے افراد پائے جاتے ہیں ___ لیکن وہ یا تو اصل مشن سے بے خبر تھے یا یرغمال بن گئے تھے۔

فری میسن تحریک

سب سے زیادہ خطرناک، خفیہ، موثر اور متحرک بین الاقوامی تحریک فری میسن ہے جس کا ہم بطور خاص ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سراپا خفیہ تحریک ہے جس کی پہلی اور بنیادی کوشش بااثر حلقوں اور اعلیٰ طبقوں میں رسوخ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ پرانے دور میں بادشاہ، شہزادیاں اور محلات کے لوگ خصوصی ہدف ہوا کرتے تھے۔ موجودہ دور میں صدور، وزرائے اعظم، فوج کے اعلیٰ افسر بڑے

بڑے تاجر' معروف کھلاڑی اور صاحب اثر لوگ ان کا خاص شکار ہوتے ہیں۔ اس تحریک کی دوسری کوشش دینی اور مذہبی طبقے میں رسوخ حاصل کرنا ہوتی ہے۔ بڑے بڑے علماء' مشائخ' ان کے خانوادے اور پیر وغیرہ ہدف ہوتے ہیں۔ صاف طور پر دیکھا جاسکتا ہے کہ بعض خواجگان ان کا شکار ہونے کے بعد ان کاموں سے بالکل الگ ہوجاتے ہیں جو ان کے آباؤ اجداد کا طرہ امتیاز ہوا کرتا تھا۔ فری مین تحریک کی کوشش ہوتی ہے کہ علماء و مشائخ اور مسلم حکمرانوں کو ایک دوسرے سے الگ کریں۔ اس لئے کہ جہاں علماء اور حکمران قریب ہوں عوام کے لئے خیر و برکت ہوتی ہے۔ مسلم ممالک میں آج علماء اور ارباب اقتدار کے درمیان بعد المشرقین پایا جاتا ہے اور خیر و برکت سے محرومی کا یہی بنیادی سبب بھی ہے۔ دراصل یہ مرکز اسلام سے اس کے اجزاء کو جدا کرنے کی گہری سازش ہے۔ گزشتہ دہائیوں کے حکمران علم شناس اور علم دوست تھے۔ علماء کو عزیز رکھتے تھے۔ مگر یہود کی گھناؤنی سازشوں کے ذریعے علماء اور حکمرانوں کے درمیان فاصلے بڑھ گئے۔ علمائے حق کو بدنام کیا گیا اور پس زندان ڈالا گیا۔ نتیجتاً چاپلوس' خوشامدی' عیاش اور مطلب پرست لوگ حکمرانوں کے گرد اکٹھے ہونے لگے۔ ملک کے لئے خیروبرکت کے بجائے غلامی اور محرومی کے اسباب پیدا ہوئے۔

مسلمان ملکوں میں افراتفری اور طوائف الملوکی پیدا کرنا اور پیش کرنا بھی یہود کا اہم "کارنامہ" ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ مسلم ممالک میں دھماکوں' قتل و غارت اور سیاسی افراتفری کی خبروں کو نمایاں طور پر شائع اور نشر کرتے ہیں۔ عام آدمی سمجھنے لگتا ہے کہ مسلم دنیا بس جرائم کی دنیا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر اچھے خاصے افراد ناامید اور ارباب حل و عقد سے متنفر ہو کر اصلاح کا کام چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ مسلم دنیا میں جرائم اوسط کسی بھی مغربی ملک کے اوسط سے بہت کم ہے لیکن چونکہ ذرائع ابلاغ پر ان کا کنٹرول ہے اور وہ جس طرح چاہیں بدگمانیاں پھیلاتے ہیں۔

یہودی کوشش ہوتی ہے کہ علماء اور مشائخ کے اثرات کم کئے جائیں اور انہیں باہم لڑایا جائے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے ساتھ ہی اسلامی نظام کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا تو ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ دستور ساز اسمبلی ہی توڑ دی گئی۔ اس کے ساتھ ہی علماء کی صفوں میں وہ تفریق پیدا کی گئی کہ علماء نے ایک دوسرے پر کفر کے فتوؤں کی وہ بوچھاڑ کردی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

یہودی سازش کا ایک ہدف نمائندہ مرکز قوت کو بے اقتدار کرکے ختم کرنا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر سلطنت عثمانیہ کو ختم کیا گیا۔ اس کی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ ان میں ترکی میں (Young Turk) کا ظہور' عرب قومیت کا فلسفہ' لارنس آف عربیہ کے کارنامے' (سنی' شیعہ) کا ایک بدست و گریباں ہونا' شاہ فیصل کا قتل' ایران عراق جنگ اور عراق کی تباہی' مشرقی پاکستان کا سانحہ' پاکستان کو دی جانے والی امداد کی بندش اور اسلامی بم کی اصطلاح کو استعمال کرکے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو بدنام کرنا وغیرہ وغیرہ۔

مسلمانوں کے ذہین طبقات کو بدنام کرنا بھی ایک اہم ہدف ہے۔ جن شخصیات سے خطرہ' ہوتا ہے ان کی جاسوسی کرکے اور ان کی لغزشوں کو محفوظ کرکے ثبوت کے طور پر اپنے پاس رکھتے ہیں اور انہیں ضرورت کے وقت استعمال کرتے ہیں۔

فری مین تحریک کے چھوٹے بڑے حلقے ہوتے ہیں۔ ایک ہی شہر میں کئی حلقے ہوسکتے ہیں جن کو لاج (Lodge) کہا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ایک لاج کے افراد اپنے تمام رفقاء سے واقف ہوں۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ ایک لاج کے افراد دوسری لاجوں کے لوگوں سے واقف ہوں۔ ماضی قریب میں وہ بڑے لوگ جن کے بارے میں متعین طور پر معلوم ہے کہ وہ تحریک فری مین کے سرگرم کارکن تھے' ان میں ترکی کے مصطفیٰ کمال پاشا' مصر کے صدر انور سادات' ایران کے رضا شاہ پہلوی اور وزیراعظم امیر عباس ہویدا اہم تھے۔ موجودہ مسلم دنیا میں بہت سارے سلاطین' ان کے مشیر' شہزادے' فوجی افسر' صدور' وزرائے اعظم' وزراء' سفراء' سیاستدان' کھلاڑی' فوجی سربراہان' تاجر اور پیرزادے اس تنظیم سے وابستہ ہیں۔ ان لوگوں کی پہچان اسی صورت میں ممکن ہے اگر تنظیم کے کام کی نوعیت سمجھ آجائے۔

مسلمانوں کے اندر چند تحریکیں اور تنظیمیں یا تو براہ راست یہودی نژاد ہیں' یا ان کے معاون ہیں۔ ان میں قادیانیت اور اسماعلی تحریک کے بارے میں چند اہم باتوں کا تذکرہ ضروری ہے۔

قادیانیوں کا مرکز ہندوستانی پنجاب کے شہر بٹالہ کے نزدیک قادیان میں ہے۔ پاکستان میں ربوہ اور اسرائیل میں شہر حیفہ اور برطانیہ میں لندن ان کے منظم مراکز ہیں۔ اس وقت جب اسرائیل میں عام مسلمانوں کا جینا دوبھر ہے' قادیانوں کو نہ صرف اسرائیل میں کام کرنے کی پوری آزادی حاصل ہے بلکہ ایسی سہولتیں بھی حاصل ہیں جن کا دوسرے ممالک میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ سابق کیمونسٹ سوویت یونین جہاں اعلانیہ کسی مسلمان کا رہنا بھی موت کو دعوت دینا تھا اور جہاں لینن سے لے کر برزنیف تک کیمونسٹ حکمرانوں نے کروڑوں مسلمان شہید کردیئے انقلاب روس سے لے کر آج تک قادیانیت کو کام کرنے کی مکمل آزادی حاصل رہی ہے۔

جنگ خلیج کے بعد دنیا میں جو سیٹلائٹ چینل کا مواصلاتی انقلاب برپا ہوا اس کے بعد ترقی یافتہ ہونے کی وجہ سے مغرب نے عالم اسلام پر مواصلاتی یلغار کردی ہے۔ ساری اسلامی دنیا کو مغربی ثقافت کے رنگ میں غرق کیا جارہا ہے۔ ایسی حالت میں ۱۹۹۲ء

باقی صفحہ ۲۶ پر

قسط نمبر۴

مولانا عبداللطیف ڈسکہ

تناقضاتِ مرزا

اصل عبارت درج ذیل ہے:

"مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں' یہ ہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔ بس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے' وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی؟ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔"

والسلام فقط غلام احمد

(اخبار البدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۳ کالم ۲)

تبصرہ و تجزیہ : ناظرین کرام آیئے مل کر ہم قادیانی کو اس معیار پر پرکھیں کہ کسر صلیب سے کیا مراد ہے؟ ادلہ توحید کو واضح کرنا اور دلائل تثلیث کو باطل کرنا ہے یا کہ عیسائیوں کی تعداد کو کم کرکے مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے؟ اگر مراد شق اول ہے تو جناب آنجہانی قادیانی اس میں سراسر ناکام اور جھوٹا ہے اس لئے کہ ادلہ تثلیث کو قرآن مجید نے پہلے ہی باطل کرکے دلائل توحید خالص کو اظہر من الشمس کر دیا ہے اور بائبل کی رو سے یا عقلی طور پر دلائل تثلیث کو توڑنے کا نہایت بہترین کام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی" سید آل حسن" و دیگر اکابرین امت اپنی تصانیف میں کرچکے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں مرزا کے مباحثات اور تحریرات تو عشر عشیر بھی نہیں بلکہ مرزا تو خود انہیں بزرگوں کا خوشہ چین ہے نیز مختلف مباحث میں یہ نہایت ناکام رہا ہے۔ پادری آتھم میں بری طرح ناکام ہوا جبکہ اس بحث کا خاتمہ مروجہ اناجیل سے نہایت سہولت سے ہوسکتا تھا مگر یہ اپنے اعوان و انصار مثل نور دین وغیرہ کے ساتھ مل کر بھی پندرہ دن تک مغزماری کرتا رہا لیکن کچھ نہ بنا۔ بالآخر ایک الہام کا بہانہ بناکر بھاگ کھڑا ہوا۔ یہ تمام تفصیل اس کی ذاتی کتاب جنگ مقدس سے معلوم ہوسکتی ہے۔

اگر مراد اس سے دوسری شق ہے کہ عیسائی شمار کم ہوجائے اور مسلمان بکثرت ہوجائیں تو اس شق میں مرزا باقرار خود ہی نہایت ناکام ہوا ہے چنانچہ مرزا خود لکھتا ہے کہ

(۱) " کلکتہ میں جو پادری ہیکر صاحب نے اندازہ کرشان شدہ آدمیوں کا بیان کیا ہے اس سے ایک نہایت قابل افسوس خبر ظاہر ہوتی ہے۔ پادری صاحب فرماتے ہیں کہ جو پچاس سال سے پہلے تمام ہندوستان میں کرشان شدہ لوگوں کی تعداد صرف ستائیس ہزار تھی' اب پچاس سال میں یہ کارروائی ہوئی جو ستائیس ہزار سے پانچ لاکھ تک شمار عیسائیوں کا پہنچ گیا۔" (دیکھئے مرزا کی کتاب براہین احمدیہ ص ۳۴۔ خزائن ج ۱ ص ۶۸)

یہ قادیانی کا کسر صلیب اور اشاعت و غلبہ اسلام کا منظر براہین کے وقت کا ہے۔ اس کے بعد مزید ملاحظہ فرمایئے قادیانی لکھتا ہے کہ

(۲) " کیونکہ انیس لاکھ مرتد عیسائی پنجاب اور ہندوستان میں ظاہر ہوگیا۔" (نزول مسیح ص ۲۹۔ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۰۷ طبع ربوہ)

(۳) " اس ملک ہندوستان میں ۲۹ لاکھ انسان مرتد ہوا' عیسائی ہوگیا۔" (ملفوظات ص ۴۲۵)

ملاحظہ فرمایئے جوں جوں دنیا میں مرزا نے کام کیا اس کی تکذیب یعنی کثرت عیسائیاں مزید سے مزید ہورہی ہے۔ کہاں وہ چند لاکھ اور کہاں آج کی مردم شماری جو صرف پاکستان میں پچاس ساٹھ لاکھ بتائی جاتی ہے اور عالمی سطح پر ان کی کثرت اور غلبہ شوکت تو نہایت قابل توجہ ہے۔ یہ ہے مرزا کی کسر صلیب' نام تندزنگی را کافور

۵۱۔ پندرھواں معیار' تحریف قرآن : مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ

"یونہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کر اپنے مطلب کے مطابق بناکر پیش کردینا یہ تو ان لوگوں کا کام ہے جو سخت شریر اور بدمعاش اور غنڈے کہلاتے ہیں۔" (چشمہ معرفت ص ۱۹۵۔ خزائن ج ۲۳ ص ۲۰۴)

نیز لکھا کہ

"سو قرآن کے برخلاف اس کے اور معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دجل ہے۔" (نزول مسیح ص ۴۰ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۸' ص ۴۱۸ طبع ربوہ)

نیز قرآن مجید کا اعلان ہے کہ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ یعنی اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کے ذمے جھوٹ لگائے۔

نیز بقول مرزا صاحب مفتری علی اللہ سوروں

اور کتوں سے بھی بدتر ہے۔ (نشان آسمانی ج ۶ ص ۲)

ناظرین کرام' آپ نے اقتباسات میں قادیانی کا یہ اعتراف اور فیصلہ سن لیا کہ خدا کے ذمے جھوٹ لگانے والا اور قرآن مجید میں تحریف اور من مانے مفہوم بتانے والا کتوں اور سوروں سے بدتر نیز وہ سخت بدمعاش اور غنڈہ قسم کا انسان ہے۔

اب آپ ذیل میں جناب قادیانی کے افتراء دجل و فریب اور تحریف قرآن کے صرف چند نمونے اور مظاہرے ملاحظہ فرمائیں۔

قادیانی افتراء ۱: قادیانی اپنی کتاب کشتی نوح میں لکھتا ہے کہ

"اور اسی واقعہ کو بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہو گا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریمیت کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پاکر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا اور اس طرح پر وہ عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔ یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارہ میں ہے جو قرآن شریف میں یعنی سورہ تحریم میں اس زمانہ سے تیرہ سو سال پہلے بیان کی گئی ہے" (کشتی نوح ص ۴۷ خورد سائز)

اب فرمایئے کیا وہاں اس قادیانی پیش گوئی کا کوئی اشارہ بھی ہے بلکہ یہ تو مرزا خود ہی آیت کے مفہوم کو توڑ موڑ کر اپنے نفسانی اور شیطانی مطلب کے موافق بنا رہا ہے اور خود اپنے فتویٰ کے مطابق کتوں اور سوروں سے بھی بدترین رہا ہے۔ دجل و افتراء کا ارتکاب کرکے نہایت بدمعاش اور غنڈہ بن گیا ہے۔ کیونکہ آج تک کسی بھی محدث و مفسر نے یہ مفہوم بیان نہیں کیا۔

اصل حقیقت سنئے

سورہ تحریم میں اصل حقیقت یہ ہے کہ رب کائنات نے صرف کسی نسبت کے غیر موثر ہونے اور ذاتی عقیدہ و حسن کردار پر کامیابی کا انحصار بیان فرماتے ہوئے چار خواتین کا تذکرہ فرمایا ہے۔

پہلے نمبر پر دو ان خواتین کا تذکرہ ہے کہ جن کی نسبت تو نہایت اونچی تھی مگر ذاتی نظریہ و کردار بالکل منفی تھا یعنی حضرت نوح اور لوط علیہم السلام کی بیویاں جو کہ ایمان و کردار صالح سے خالی تھیں تو فرمایا ان کو یہ پیغمبری کی نسبت کام نہ آئے گی بلکہ ان کو قیل ادخلا النار مع الداخلین کا فرمان کبریا سنا دیا جائے گا۔

اور دوسرے نمبر پر دو ان خواتین کا تذکرہ فرمایا کہ جن میں سے اول الذکر یعنی فرعون کی اہلیہ آسیہ خاتون کی نسبت تو بالکل منفی تھی مگر ان کا ایمان و کردار قابل رشک تھا لہٰذا انہیں اسی دنیا میں دار آخرت کی بہترین زندگی کی بشارت سنا دی گئی اور دوسرے نمبر پر حضرت مریمؑ کا ذکر فرمایا کہ یہ بھی اعلیٰ کردار کی مالک تھیں اس لئے یہ بھی سعادت دارین سے بہرہ ور ہوں گی اور نہایت صالح زمرہ میں شامل ہوں گی۔ بتلایئے یہاں قادیانی مفہوم کیسے ثابت ہو گیا کہ ایک مغل بچہ کو پہلے صفات مریمیت سے متصف کیا جائے گا پھر اس میں عیسیٰ کی روح نفخ کی جائے گی پھر اسے دس ماہ حمل رہے گا۔ یہ مفہوم کیسے بنے گا؟ کیا کسی حدیث میں ایسا مفہوم منقول ہے؟ کسی صحابیؓ یا تابعیؒ یا ائمہ محدثین' مفسرین' مجددین و اولیائے کرامؒ میں سے کسی نے بھی یہ مفہوم ذکر کیا ہے؟ حالانکہ بقول مرزا قرآن کا صحیح مفہوم ہر زمانہ میں موجود ہے (شہادۃ القرآن ص ۳۵ ج ۳۵) مگر یہ قادیانی مفہوم تو ہمیں کسی بھی کونے کھدرے میں سوائے دجال گڑھ (قادیان) کے نظر نہیں آیا۔ نیز اگر تمہارا ہی یہ مفہوم ایک منٹ کے لئے تسلیم بھی کر لیا جائے تو فرمایئے اس سے پہلے ذکر کردہ تین خواتین کا مظہر کون ہوا اور کیسے ہوا؟ آخر ان چار میں صرف ایک خاتون کے ذکر کو اپنے حق میں پیشگوئی بنالینا کون سا انصاف ہے؟ کون سا ضابطہ تفسیر اور قرآن فہمی ہے؟ آخر اتنا دجل و فریب' غنڈہ گردی اور بدمعاشی امت کیسے برداشت کرلے گی؟ لہٰذا ہم جناب آنجہانی کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ انسان ہی رہتے تو اچھا تھا' اس آیت کے مفہوم کو بگاڑ کر کتے اور سور سے بدتر نہ بنتے۔ اے کاش آپ یہ بدمعاشی اور غنڈہ گردی نہ کرتے۔ کلام الٰہی میں یہ تحریف کرکے اس کے قہر و غضب کا نشانہ نہ بنتے۔ سنئے مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ

"ہم پوچھتے ہیں کہ پیشگوئی کے بیان کرنے سے کوئی غرض بھی ہوتی ہے پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ اس لئے بیان فرماتا ہے کہ انہیں پورا ہوتے دیکھ کر لوگوں کے ایمان میں ترقی ہو۔ لیکن اس قسم کی پیشگوئیاں جو مصنف کتاب پیش کرتے ہیں' ایسا فائدہ نہیں دے سکتیں کیونکہ ان کے پورا ہونے کو ان لوگوں نے تو سمجھا ہی نہیں جن کی آنکھوں کے سامنے وہ پوری ہوئیں اور اب ایک ہزار یا تیرہ سو سال بعد ایک شخص (مرزا وغیرہ) کی سمجھ میں یہ بات آئی جو واقعات سے بھی بالکل بے خبر ہے۔ جو آیت ظالموں کی سزا کے لئے ہے' اسے معاویہ رضی اللہ عنہ پر لگا دیا کیونکہ آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اچھا نہیں سمجھتے لیکن کیا ان کو یقین ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس آیت کے واقعی مصداق تھے۔" (قول مرزا منقول از ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۳۶۲)

ظاہر ہے کہ جناب مرزا صاحب کسی شیعہ کو اس آیت کی تحریف کرنے میں اور افترائی طور پر اس کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر فٹ کرنے کے جرم میں تنبیہ کر رہے ہیں کہ اس نے بلا ثبوت اور سینہ زوری سے اس آیت کا مصداق حضرت الامیر رضی اللہ عنہ کو قرار دے کر ارتکاب ظلم کیا۔

اب اس معیار پر ہم بھی آیت تحریم کے سلسلہ میں دجل و تحریف کرنے کے جرم میں پوچھتے ہیں کہ

تمہیں کیا واقعی یقین ہے کہ یہ آیت آپ جیسے جعلی مسیح کے لئے ہے۔ کیا واقعی یہ پیشگوئی پوری ہوئی؟ لوگوں نے مشاہدہ کیا تھا کہ آپ واقعی پہلے مریم بن گئے' پھر آپ حاملہ ہوگئے اور لوگوں نے آپ سے عیسیٰ کو متولد ہوتے دیکھا؟ کیونکہ جب تک یہ تمام منظر بقول شما لوگوں کے مشاہدہ میں نہ آئیں' اس وقت تک پیشگوئی کا کیا فائدہ؟ اور اس سے کیسے لوگوں کے یقین میں ترقی ہوگی؟ کیا اس مفہوم کو کسی اور مجدد و ملہم نے نقل کیا ہے؟

جب تک تم ان تمام امور کو ثابت نہ کرو گے تمہارا یہ استدلال اور تمہارا مریم و عیسیٰ بننا محض ایک دعوکا اور ڈرامہ تو ہوسکتا ہے مگر حقیقت کے ساتھ اس کا کوئی واسطہ نہیں ہوسکتا۔

قادیانی افتراء ۲ : مرزا لکھتا ہے کہ

"قرآن مجید کے بعض اشارات سے نہایت صفائی کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کو غذا بنانے کے موجود پہلے آریہ ورت کے برہمن ہی ہیں۔" (ست بچن ص ۱۶۳۔ خزائن ج ۱۰ ص ۲۸۷) اب قادیانی یا تو قرآن مجید کی ان آیات کا حوالہ دیں جن میں یہ اشارات پائے جاتے ہیں ورنہ تسلیم کرلیں کہ جناب مرزا واقعی کتوں اور سوروں سے بدتر تھا اور پرلے درجے کا بدمعاش اور غنڈہ تھا۔ امید ہے کہ ذی ہوش قادیانی ضرور قادیانیت پر تین حرف بھیج کر سیدھے سادھے دین اسلام میں آجائیں گے۔

قادیانی افتراء علی اللہ کی مثال ۳ : قادیانی لکھتا ہے کہ

"قرآن شریف اور انجیل سے ثابت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کو رد کر دیا تھا اور اصلاح خلق میں تمام نبیوں سے یہ ان کا گرا ہوا نمبر تھا" (براہین ج ۵ ص ۳۷ '۳۸۔ خزائن ج ۲۱ ص ۴۸)

بتلائیے یہ کس آیت سے ثابت ہو رہا ہے ورنہ چلئے غنڈوں اور بدمعاشوں کی لسٹ میں اور کتوں اور سوروں سے بدتر مقام میں اتر جایئے۔ ●●

اسلام عفت و عصمت والا دین ہے

مولانا مشتاق الرحمٰن....... جرمنی

اسلام نے انسانیت کو اونچا مقام دیا ہے انسان اور حیوان میں جو امتیازی فرق ہے وہ اسلام کے احکام پڑھنے سے واضح ہوجاتا ہے اسلام ہرگز گوارہ نہیں کرتا کہ انسانوں میں حیوانیت آجائے۔ مردوں اور عورتوں کے اندر جو ایک دوسرے کی طرف مائل ہونے کا فطری تقاضا ہے شریعت اسلامیہ نے ان کی حدود مقرر فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا شرم و حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے۔ جب انسان شرم و حیاء سے عاری ہوجائے تو حیوانیت آجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے معصوم بچوں کی تربیت کے سلسلے میں تعلیم یہ دی کہ بچوں کو اچھی تربیت دو اور جب دس سال کے ہوجائیں تو ان کے بستر الگ کردو۔ یعنی شرم و حیاء کا یہ تقاضا ہے کہ اب بچے کو حیاء کی صفت سے آگاہ کیا جائے اور ایک بستر پر کئی بچے نہ لیٹیں۔

حفاظت نظر کا حکم : بحکم قرآن۔ آپ مسلمان عورتوں سے فرمادیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں (سورہ النور آیت ۳۰) اور اسی طرح مردوں کے لئے بھی حکم ہے۔ یعنی آنکھوں کی حفاظت کریں ارشاد ربانی ہے اے نبی آپ اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادیجئو کہ اپنے چہرہ پر چادر کا حصہ لٹکالیا کریں یعنی نامحرموں سے پردہ کریں۔ (سورہ الاحزاب ۵۹) یہاں تک کہ نابینا شخص سے بھی ازواج مطہرات کا پردہ ثابت ہے (مشکوٰۃ ص ۲۶۹ ترمذی)

آپ نے فرمایا کہ جب کوئی اجنبی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو وہاں ان دونوں کے علاوہ تیسرا شیطان بھی ضرور موجود ہوتا ہے یعنی شیطان دونوں کے جذبات ابھار کر گناہ میں مبتلا کردے گا۔ (مشکوٰۃ)

آپ کا فرمان ہے کہ جو شخص اللہ اور رسول اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر لازم ہے کہ بغیر تہبند کے حمام میں نہ داخل ہو۔ مخلوط نہانا اور پردہ کا اہتمام کا نہ ہونا جاہلیت کی قدیم تہذیب تھی اور اب جدید تہذیب میں بھی ہے حضور نے اول تو مردوں اور عورتوں کو ایسے حمام میں غسل کرنے سے منع فرمایا پھر بعد میں مردوں کو تہبند باندھ کر نہانے کی اجازت دی اور عورتوں کے لئے ممانعت برقرار رہی کیونکہ پورے کپڑے پہن کر بھی عورت غسل کرے گی تب بھی مردوں کی نظریں اس کی طرف اٹھیں گی بھیگا ہوا کپڑا بدن پر اس طرح چپک جاتا ہے کہ اجزاء بدن کو الگ الگ ظاہر کرتا ہے اس حالت میں مردوں کی نظر کسی عورت پر پڑے گی تو مزید کشش کا باعث بنے گی قریب البلوغ سے لے کر بڑی عمر تک سب کے لئے ایسے حماموں میں غسل کرنا منع ہے۔ بلکہ آپ کا عام لباس کے متعلق بھی ارشاد یہ فرمایا کہ دوزخیوں کی جماعت میں سے ایک جماعت ان عورتوں کی ہوگی جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی مگر ننگی ہوں گی مردوں کو مائل کرنے والی اور خود مائل ہونے والی ہوں گی۔ یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی۔ یہ حدیث اس زمانہ میں سوفیصد ثابت ہوچکی ہے۔

اسلام پیدائش سے لے کر مرنے تک ایک انسان کی ہر جگہ راہنمائی کرتا ہے حلال و حرام' جائز ناجائز کے علاوہ معاملات معاشرت سے آگاہی مقصود ہوتا ہے اور اخلاقیات کی درستگی پر تو خصوصاً توجہ دلاتا ہے بداخلاقی' بدسیرت سے نفرت کرتا ہے' بچپن سے بڑھاپے تک سنہری اصول پیش کرتا ہے

باقی صفحہ ۳۱ پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

ایک مرزائی نوجوان کا قبول اسلام

عبدالعزیز کو اسلام قبول کرنا مبارک ہو

مرزا پور تحصیل پسرور کے نوجوان عبدالعزیز ولد محمد صدیق نے قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عبداللطیف مسعود کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا ہے۔ عبدالعزیز نے قبل ازیں قادیانیت پر مباحثہ کیا اور مولانا مسعود کے دلائل پر قادیانیت کے دجل و فریب سے آگاہ ہوئے آنجہانی مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت پر لعنت بھیجی اور اسلام کی حقانیت کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان لانے کا اعلان کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے رہنماؤں میں حافظ شیخ بشیر احمد' قاری محمد یوسف عثمانی' سید احمد حسین زید' مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب اور امان اللہ قادری نے عبدالعزیز کے قبول اسلام پر اسے مبارکباد دی اور اس نیک بختی اور سعادت پر خوشی کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں مولانا عبداللطیف مسعود نے پسرور ۱۷ مارچ سے ۲۲ مارچ تک پسرور کے علماء کرام اور کالجوں کے اساتذہ اور طلباء کو رد قادیانیت پر خصوصی کورس کرایا۔

جھوٹے مدعی نبوت کو کیفر کردار تک

پہنچایا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمان آزاد' نائب امیر حافظ شیخ بشیر احمد' سیکریٹری جنرل قاری محمد یوسف عثمانی اور مرکزی مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر' حافظ محمد ثاقب اور مجلس اساتذہ اسلام پاکستان کے سیکریٹری جنرل سید احمد حسین زید نے لاہور میں جھوٹے مدعی نبوت یوسف کو گرفتار کرنے اور اس کے پیروکاروں سمیت مرتد کو شرعی سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملزم کی گرفتاری کے بعد رہائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی نظریاتی اساس کے خلاف جاری بین الاقوامی سازش کا یہ تسلسل ہے۔ حکومت نے نظریہ پاکستان کے تحفظ کا حلف اٹھا رکھا ہے اور عقیدہ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان کا اعلان کر رکھا ہے جس کا تقاضا ہے کہ اس نوع کی سازشوں کا قلع قمع کرنے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگی دور حکومت میں ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر ناپاک جسارت بجائے خود قابل افسوس ہے اس لئے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کو اس کا فوری نوٹس لیتے ہوئے کارروائی کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے اس معاملہ میں غفلت برتی تو دینی طاقتیں اور پاکستان کے غیور مسلمان راست اقدام پر مجبور ہوں گے۔

سامراجی طاقتیں قادیانیت کی سرپرستی

کر رہی ہیں

سیالکوٹ (نمائندہ خصوصی) ضلع سیالکوٹ کے گاؤں ٹھرومنڈی تحصیل پسرور میں قادیانیوں نے تبلیغی جلسہ رکھا جس کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت ٹھرومنڈی کے عہدیداروں کے احتجاج اور کوشش سے انتظامیہ نے قادیانیوں کی اس مذموم سرگرمی پر پابندی عائد کردی۔ مجلس کی طرف سے اسی روز ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی جس سے مولانا قاری محمد شفیق ربانی' مولانا نورالحسن انور اور محمد سرفراز نے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی وطن دشمنی اور دین دشمن سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر یہودیوں اور عیسائیوں کی ملی بھگت سے اسلام مخالف قوتوں اور لابیوں کو منظم کیا جارہا ہے۔ قادیانی استعمار کا خود کاشتہ پودا ہیں اس لئے سامراجی طاقتیں اس کی بھرپور سرپرستی کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان جیسی نظریاتی ریاست میں دین مخالف سرگرمیوں کی اجازت کسی طور نہیں دی جاسکتی۔

تھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر

مجلس تحفظ ختم نبوت کا احتجاج

غریب لوگوں کو امداد کے نام پر مرتد بنانے کا سلسلہ جاری ہے

مشنری اداروں کا طریقہ کار اختیار کیا جارہا ہے' فوری نوٹس لیا جائے

خیرپور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے

رہنماؤں نے اندرون سندھ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کو لگام دے اور غریب مسلمانوں کو قادیانیت کے جال کاشکار ہونے سے بچائے۔ باخبر ذرائع کے مطابق اندرون سندھ تھرپارکر کے علاقے میں سماجی بہبود کی تنظیموں این جی اوز وغیرہ کے ذریعے قادیانی روپے پیسے وغیرہ کا لالچ دے کر غریب اور بے علم مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے منصوبے پر کام کررہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے اس موجودہ طریقہ کار کو عیسائی مشنری کے طریقہ کارجیسا قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈوں کا سہارا لے کر باطل کبھی بھی اسلام پر غالب نہیں آسکتا۔

ذی الحج

ماہ "ذی الحج" اسلامی سال کا بارھواں قمری مہینہ ہے۔ اس "ح" کو مفتوح اور مکسور دونوں طرح پڑھا جاتا ہے مگر "ج" بہر صورت مشدد ہے۔ علاوہ ازیں یہ مذکر ہے۔ اس کے لغوی معنی "ح" کے مفتوح ہونے کی صورت میں "حج" والے مہینہ کے ہیں' اور "ح" کے مکسور ہونے کی صورت میں اس کے معنی "سال" کے ہیں۔ بعض لوگ اس کو "ذی الحجہ" بھی پڑھتے ہیں' اس صورت میں اس کی آخری "ہ" "ہائے وحدت کہلاتی ہے۔ یعنی ایک حج والا۔

- قرآن مجید میں اس مہینہ کے پہلے عشرہ کو افضل ترین عشرہ قرار دیا گیا ہے
- اسی مہینہ کی ۹ تاریخ کو عرفہ اور دس تاریخ کو عیدالاضحی ہوتی ہے۔
- علماء کرام نے لکھا ہے کہ جس نے افضل ترین دن میں روزہ رکھنے کی منت مانی ہو اسے عرفہ کے دن روزہ رکھ کر اپنی منت پوری کرنا چاہیے۔
- یاد رہے کہ ۹ ذی الحج ہی کو ہمیشہ حج اکبر ہوتا ہے' جبکہ ہر عمرہ حج اصغر کہلاتا ہے' البتہ جمعہ کے حج کو حج اکبر کہنے کی اصطلاح بلاشبہ غلط ہے۔
- اور یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ عیدالاضحی اور حج دو علیحدہ علیحدہ عبادتیں ہیں۔ نہ حاجیوں پر عیدلازم ہے اور نہ عید پڑھنے والوں پر حج

واقعات و حادثات	ذی الحج	مطابق
۱۔ پہلی عیدالاضحی	۱۰ذی الحجہ ۲ھ	۳جون ۶۲۴ء
۲۔ نکاح ام المومنین حضرام حبیبہؓ	۷" ھ	مئی ۶۲۸ء
۳۔ حجۃ الوداع کیلئے مکہ معظمہ میں داخلہ	۴" ۱۰ھ	یکم مارچ ۶۳۲ء
۴۔ وفات حضرت ابوالعاص اموی' داماد رسول	۱۲" ھ	فروری ۶۳۴ء
۵۔ حضرت فاروق اعظمؓ پر قاتلانہ حملہ	۲۳" ھ	اکتوبر ۶۴۴ء
۶۔ شہادت حضرت عثمان ذوالنورینؓ	۲۷" ۳۵ھ	مئی ۶۵۶ء
۷۔ وفات حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ	۴۴" ھ	فروری ۶۶۵ء
۸۔ وفات حضرت جریر ابن عبداللہ البجلیؓ	۵۱" ھ	دسمبر ۶۷۱ء
۹۔ وفات حضرت عبداللہ ابن انیسؓ	۵۴" ھ	نومبر ۶۷۳ء
۱۰۔ وفات حضرت عبداللہ ابن عباسؓ	یکم ۶۸" ھ	جون ۶۸۸ء
۱۱۔ وفات علامہ شبلی نعمانیؒ	۱۳۳۲" ھ	اکتوبر ۱۹۱۴ء
۱۲۔ وفات مفتی محمد حسنؒ جامعہ اشرفیہ لاہور	۱۳۸۰" ھ	جون ۱۹۶۱ء
۱۳۔ وفات مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ	۱۳۸۴" ھ	اپریل ۱۹۶۵ء
۱۴۔ وفات مولانا مفتی محمود قائد نظام مصطفیٰ	۱۴۰۰" ھ	۱۴ اکتوبر ۱۹۸۰

مولانا طاہر مکی پر تشدد کرنے والے قادیانیوں کے خلاف کارروائی کی جائے

ماڑی لک (نامہ نگار) تنظیم ختم نبوت کے رہنما مولانا طاہر مکی پر قادیانی حملہ آوروں کے تشدد کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام ختم نبوت اکیڈمی میں ایک بڑا احتجاجی اجتماع منعقد ہوا اجتماع میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اکر طوفانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا طاہر مکی پر حملہ کرنے والے قادیانیوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے ورنہ ملک بھر میں موجود ختم نبوت کے کارکن راست اقدام کرنے پر مجبور ہوجائیں گے اس موقع پر ایک قرارداد میں وزیر اعظم نواز شریف سے استدعا کی گئی کہ صدر ضیاء الحق مرحوم کے جاری کردہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل طور پر عمل درآمد کروایا جائے اور صدر ضیاء مرحوم کے خلاف گھٹیا الفاظ استعمال کرنے پر مرزا طاہر کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ قادیانیوں کے پاسپورٹ اور شناختی کارڈ پر انہیں قادیانی لکھا جائے اور ان کو غیر مسلموں کی حیثیت سے پاکستان میں شہرت دی جائے جعلی طریقے سے منتخب ہونے والے قادیانیوں کی سیٹ منسوخ کرکے دوبارہ انتخاب کروایا جائے نوکریوں کا لالچ دے کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے والے قادیانیوں کے خلاف کارروائی کی جائے اور قادیانیوں کو دیئے گئے تعلیمی

دارے واپس لے کر مسلمانوں کے حوالے کیے جائیں۔

"سہنہ" میں ختم نبوت کانفرنس

(رپورٹ نمائندہ خصوصی) گوجرانوالہ کھاریاں کے نواحی گاؤں سہنہ جسے ربوہ ثانی کہا جاتا ہے وہاں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کے دوران مرزائیوں نے فائرنگ بھی کی مگر جذبہ ایمان سے سرشار مسلمانوں نے کانفرنس جاری رکھی اور سامعین نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر کی تقریر پر نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگائے اور گولیوں کی قطعاً" پروا نہ کی۔ کانفرنس سے مولانا محمد یونس' مولانا خالد محمود' قمرالزمان صدیقی' مولانا قاری محمد یوسف' مولانا حافظ محمد مین' مولانا قاری محمد اختر' مولانا فقیر اللہ اختر اور میر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے جانثار ساتھی حضرت مولانا محمد شریف حرار نے بھی خطاب کیا جبکہ حرکتہ الانصار کھاریاں کے نوجوانوں نے حفاظتی انتظامات کیے۔ مولانا فقیر اللہ اختر نے کہا کہ ہم فائرنگ سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ہماری جان ناموس مصطفی ﷺ پر قربان ہوجائے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی سعادت مندی نہیں ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو احمدی کی بجائے قادیانی ہی لکھا جائے اور قادیانیت نوازی کی روش ترک کردی جائے۔ مولانا محمد شریف احرار نے فائرنگ کرنے والے مرزائیوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

●

اقوال زریں

مسعود احمد قاسمی...... فقیروالی

○ انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔ (رسول اکرمؐ)

○ دنیا کی عزت مال اور آخرت کی عزت اعمال ہے۔ (حضرت عمرؓ)

○ اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو ایسی جگہ تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔ (حضرت عثمانؓ)

○ تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا اس پر عمل کرنا اور اسے دوسروں کو سکھانا ہے۔ (حضرت علیؓ)

○ گری ہوئی چیز کا اطلاع کیے بغیر قبضے میں کرلینا' لوٹنے کی مانند ہے۔ (امام غزالیؒ)

○ ایک عالم کی طاقت ایک لاکھ جاہلوں سے زیادہ ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)

○ جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے سب ڈرتے ہیں۔ (حسن بصریؒ)

○ آزادی کا ایک لمحہ غلامی کے ہزار سال سے بہتر ہے۔ (ٹیپو سلطان)

○ قرض دن کی ذلت اور رات کا غم ہے۔ (حکیم لقمان)

○ خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔ (فرید الدین گنج شکرؒ)

بقیہ : صیہونی سازشیں

کے اواخر میں سیٹلائٹ کے ذریعے نشریات کی سب سے زیادہ مراعات قادیانیت کو دی گئیں تاکہ وہ وسطی ایشیاء کے ملکوں میں اپنے خیالات و عقائد مصنوعی سیاروں کے ذریعے پھیلائے اور مسلمانوں کو اسلام کی طرف لوٹنے سے باز رکھ سکے۔

اسماعیلی فرقے کے آغا خان کو اکثر ممالک میں صدر یا وزیر اعظم کا پروٹوکول دیا جاتا ہے۔ یہ پہلے مذہبی شخص ہیں جنہیں برطانیہ میں گیارہ توپوں کی سلامی دی جاتی ہے اور وہاں انہیں خاص مقام حاصل ہے۔ برطانیہ کی وزارت خارجہ کی خفیہ فائلیں عام طور پر پچاس برس کے بعد عام (Declassify) کردی جاتی ہیں مگر آغا خان کے لئے خلاف معمول اس بات کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایشیاء' افغانستان اور شمالی مغربی ایشیاء کی وہ سب فائلیں جو آغا خان سے متعلق ہیں مزید ایک سو پچاس سالوں تک عام (Declassify) نہ کی جائیں۔

یہودیوں کی عالمی تنظیم زنجری کا اصولی طریقہ (Allisation Ration) کہلاتا ہے۔ یعنی تعقل پسندی' اس عمل کے ذریعے وہ عقل و دانش کے راج کو عام کرنے کے داعی ہیں۔ اس اصول کے ذریعے وہ عقل کو مذہب میں آخری فیصلہ کرنے والا قرار دیتے اور ان تمام نظریات کو رد کرتے ہیں جو عقل سے مطابقت نہیں رکھتے۔

بقیہ : اسلام

تاکہ حیاء و شرم' حقوق اللہ اور حقوق العباد کا سبق دیتا ہے اگر بچپن سے بچوں پر نگہداشت کا عمل جاری نہ ہو تو بڑے ہوکر اچھے انسان نہیں بن سکتے الاماشاء اللہ یہی وجہ ہے بچوں کو مخلوط تعلیم' سوئمنگ' میوزک کلاس اور ہر وہ کام جس سے اخلاقیات پر برا اثر پڑتا ہو اس سے اسلام نے منع کیا جوانوں کے علاوہ وہ بچے اور بچیاں جو ابھی جوان نہیں ہیں ان کو بھی اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی کیونکہ اس طرح ان میں جنسی جراثیم وقت سے پہلے نمودار ہوجاتے ہیں اور آج اس کا تجربہ ہوچکا ہے کہ معصوم بچے بچیاں وقت سے پہلے جنسی ہوس کا شکار ہوتے ہیں اخبارات ایسے واقعات سے بھرے رہتے ہیں جن ممالک میں بچوں کو آزاد ماحول دیا گیا وہ ممالک ایسے واقعات سے دوچار ہیں یورپ' امریکہ میں جنسی خواہشات کی تکمیل وقت سے پہلے شروع ہوجاتی ہے اسلام نے ہی ہر شخص کو عصمت و عفت محفوظ رکھنے کا درس دیا ہے۔

نعت رسول مقبول ﷺ

پروفیسر خالد بزمی

بار بار ان پر فدا ہوں، پھر خدا زندہ کرے
یوں وہ مری عمر دو روزہ کو پائندہ کرے

آپؐ کی سیرت اندھیروں کو مٹادے یک بیک
وہ دلوں کو روشن اور سینوں کو تابندہ کرے

آدمی کے دل پہ جب ظلمت اثر انداز ہو
کون پھر انؐ کے سوا سینے کو رخشندہ کرے

آپؐ کے نور ہدایت کا یہ جلوہ کم نہیں
دل کے جو تاریک گوشوں کو درخشندہ کرے

اس مبارک ذات سے بڑھ کر ہمارا کون ہے
جو دلوں کو مائل اصلاح آئندہ کرے

سب جہانوں کے لئے رحمت ہے ان کی پاک ذات
اعتراف اس بات کا ہر ایک باشندہ کرے

میں نے بزمی !انؐ کے احسانوں کا کیا بدلہ دیا
یہ کمی ہر ہر قدم پر مجھ کو شرمندہ کرے

صَحیفۂ رحمانیہ

اہل علم حضرات سے ایک ضروری گزارش

قارئین ہفت روزہ ختم نبوت اور دیگر اہل علم حضرات سے ایک ضروری گزارش ہے کہ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیروی رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ رحمانیہ' مونگیر صوبہ بہار (بھارت) نے اپنے زمانہ حیات میں رد قادیانیت پر سو سے زائد کتب و رسائل شائع فرمائے۔ علاوہ ازیں آپ نے صحیفہ رحمانیہ کے نام سے سلسلہ رسائل بھی شائع فرمائے۔ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۴ دفتر مرکزیہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ نہ معلوم اس کے بعد بھی آپ نے اس سلسلہ کے کتنے نمبر شائع کئے۔

اس وقت "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کی مرکزی لائبریری ملتان میں صحیفہ رحمانیہ نمبرز ۳'۵'۶'۸'۹'۱۰'۱۱'۱۲'۱۳'۱۷'۲۲ موجود نہیں ہیں اور اگر صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۴ کے بعد بھی نمبرات ہوں تو وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ اندرون و بیرون ملک کے جملہ اہل علم حضرات سے استدعا ہے کہ کسی کے پاس مندرجہ بالا صحیفہ رحمانیہ کے نمبرات موجود ہوں تو ان کے عمدہ فوٹو اسٹیٹ کرکے رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال فرمائیں۔ فوٹو اسٹیٹ اور ڈاک کے جو اخراجات ہوں گے وہ دفتر مرکزیہ ادا کرے گا۔ یہ بہت بڑی علمی معاونت ہوگی۔ اگر اصل ارسال فرمائیں گے تو ان کے فوٹو کراکر اصل رجسٹرڈ ڈاک سے واپس کردیں گے۔ امید ہے کہ اس دینی و علمی معاونت میں کوتاہی نہیں فرمائیں گے۔ یہ صدقہ جاریہ ہوگا۔ اللہ رب العزت توفیق مرحمت فرمائیں۔

رابطہ کے لئے : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر ملتان پاکستان (فون : ۵۱۴۱۲۲)

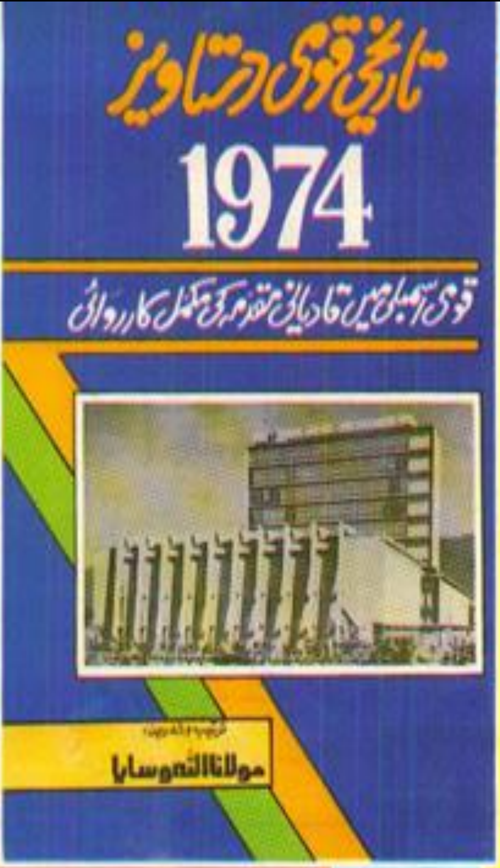

قومی تاریخی دستاویز ۱۹۷۴

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

ترتیب و تدوین:
شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا

- قومی اسمبلی کے تاریخی سیشن میں مرزا ناصر قادیانی اور صدرالدین لاہوری کے بیانات
- مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل آف پاکستان کی وساطت سے تاریخی جرح
- مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مولانا عبدالحکیم، پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا ظفر احمد انصاری، چوہدری ظہور الٰہی اور دیگر اراکین اسمبلی کے مدلل سوالات
- قائد ایوان ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ اور دیگر اراکین اسمبلی کے بیانات

کتاب کا مطالعہ آپ کو اسمبلی کے خصوصی سیشن میں پہنچا دے گا

رعایتی قیمت مجلد ۱۰۰ روپے	صفحات ۳۸۴	عمدہ کاغذ و طباعت

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲
دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۸۰۳۳۷